رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا — تار کا پتہ:- الفضل قادیان

# الفضل قادیان

روزنامہ

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

شرح چندہ

سالانہ ...... ؎

ششماہی ...... ؎

سہ ماہی ...... ؎

ماہانہ ...... ؎

بیرون ہند ...... ؎

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

| جلد ۲۳ | مورخہ ۲۲ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ مئی ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۶۳ |
|---|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو سردرد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

آج شام کو حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے اپنے صاحبزادہ میاں محمد احمد خان صاحب کے ولیمہ کی دعوت وسیع پیمانہ پر دی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کو خصوصیت سے مدعو فرمایا۔ نیز غرباء کو [illegible] طور پر مدنظر رکھا۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب سول سرجن دو ماہ کی رخصت پر تشریف لائے ہیں۔ جس کے ختم ہونے پر آپ ملازمت سے ریٹائر ہو جائیں گے۔

جناب میر قاسم علی صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کی طبیعت علیل ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اور گیانی واحد حسین صاحب گجرات بغرض مناظرہ بھیجے گئے۔

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

### اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرو کہ گویا تم نئے انسان بن جاؤ

"ہر ایک آدمی سچی تبدیلی کا محتاج ہے جس میں تبدیلی نہیں ہے۔ وہ من کان فی ھٰذہ اعمٰی کا مصداق ہے۔ مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے۔ کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے۔ وہ ابھی پیدا نہیں ہوا۔ اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین۔ میں نہیں چاہتا۔ کہ چند الفاظ طوطے کی طرح بیعت کے وقت رٹ لئے جائیں۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں۔ تزکیۂ نفس کا علم حاصل کرو۔ کہ ضرورت اسی کی ہے۔ ہماری یہ غرض ہرگز نہیں۔ کہ مسیح کی وفات حیات پر جھگڑے اور مباحثے کرتے پھرو۔ یہ ایک ادنیٰ سی بات ہے۔ اسی پر بس نہیں ہے۔ یہ تو ایک غلطی تھی۔ جس کی ہم نے اصلاح کر دی۔ لیکن ہمارا کام اور ہماری غرض ابھی اس سے بہت دور ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ تم اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرو۔ اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے۔ کہ وہ اس راز کو سمجھے۔ اور ایسی تبدیلی کرے۔ کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ یقیناً یقیناً جب تک ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہ کر کوئی یہ نہ سمجھے۔ کہ میں اور ہو گیا ہوں۔ اسے فائدہ نہیں پہونچتا" (الحکم ۲۴۔ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء)

# امرتسر احرار کانفرنس کی شدید ناکامی



اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے نامہ نگار نے ۱۰ مئی کے پرچہ میں امرتسر احرار کانفرنس کے متعلق جو مختصر تبصرہ کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ احرار کی یہ کانفرنس جس کے لئے وہ عرصہ سے تیاریوں میں مصروف تھے۔ اور بڑے بڑے دعوے کر رہے تھے۔ نہایت بے رونق اور ناکام رہی ہے چنانچہ لکھا ہے:- امرتسر ۹ مئی پنجاب پراونشل احرار کانفرنس جس کے متعلق اس قدر شور و شر کیا جارہا تھا۔ اور جو گزشتہ شب یہاں شروع ہوئی۔ کئی ایک نقطہ ہائے نگاہ سے بالکل ناکام ثابت ہوئی ہے سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ کانفرنس ان کے لئے مالی مشکلات کے دروازے کھولنے والی ہے کیونکہ اس کے لئے ایک بہت بڑا شامیانہ جس میں دو ہزار بجلی کے قمقمے لگائے گئے تھے نصب کیا گیا۔ اور مجلس عاملہ کے ارکان کے لئے اردگرد متعدد خیمے لگائے گئے تھے۔ علاوہ ازیں دوسرے اضلاع سے آنے والوں کی تعداد متوقع تعداد سے بہت کم تھی۔ پنڈال میں پچاس ہزار نشستوں کا انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن اگر ہم نہایت وسیع اندازہ لگائیں تب بھی حاضرین کی تعداد چار ہزار سے زائد نہ تھی کانفرنس بدشگونی کے درمیان منعقد کی گئی ارزق پوش اور دوسرے مسلمانوں نے جنہیں امرتسر میں کافی طاقت حاصل ہے۔ کانفرنس کی پرزور مخالفت کا انتظام کیا ہوا تھا جب صدر کا جلوس قلعہ بھنگیاں جو احرار کا مضبوط اڈا سمجھا جاتا ہے پہونچا۔ تو سیاہ جھنڈیوں سے اس کے خلاف مظاہرہ کیا گیا۔ بعض شرارت پسندوں نے صدر کی موٹر پر تیزاب میں ملا ہوا کول تار پھینک کر تمام کھیل بگاڑ دیا۔ خشت باری بھی ہوئی لیکن پولیس کی آمد سے صورت حالات کو بڑھنے سے روک لیا گیا۔ اور وہ لوگ جو اس شرارت کے نشانہ تھے۔ ان میں سے کسی کو شدید زخم نہیں آئے۔ صرف بعض کے چہروں پر سیاہ رنگ کی گلکاری ہوگئی۔ کانفرنس جس کے شروع ہونیکا وقت ۹ بجے شب مقرر کیا گیا تھا۔ ۱۱ بجے سے پہلے شروع نہ ہوسکی۔ اور اجلاس نصف شب تک جاری رہا۔ جبکہ سامعین کا کثیر حصہ اونگھ رہا تھا۔ اور صدارتی خطبہ میں کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا جارہا تھا۔ صدر کانفرنس اور چیئرمین استقبالیہ کمیٹی کے خطبوں میں لفاظی اور الفاظ و محاورات کا اس قدر مظاہرہ کیا گیا تھا کہ عوام الناس جو اصل مخاطب تھے۔ انہیں سمجھنے سے بھی قاصر تھے۔ عوام کو کہا گیا۔ کہ وہ احرار کو ہی اپنا راہنما تسلیم کریں۔ خطبوں میں سوائے کانگریس کے جسے ملک کی آزادی کی علمبردار قرار دیا گیا۔ باقی تمام پارٹیوں کی مذمت کی گئی احرار کانگرس اور مسٹر جناح کی مسلم لیگ کے لئے مشترکہ قدم اٹھانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ مزید کہا گیا۔ کہ احرار دیہاتی اور شہری آبادی میں امتیاز کے قائل نہیں۔ وہ تو عوام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ آج

۱۲ بجے صبح جب کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ تو حاضرین کی تعداد پہلے سے بھی کم تھی۔ اس وقت تک کانفرنس کو بالکل ناکام تصور کیا جارہا ہے۔

## قادیان کی احمدی طالبات کا نتیجہ

حسب ذیل طالبات نے امسال میٹرک کا امتحان پاس کیا ہے۔

۱۔ سیدہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
۲۔ منصورہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد علی خان صاحب
۳۔ محمودہ بیگم صاحبہ " " " "
۴۔ آمنہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم
۵۔ خورشید بیگم صاحبہ
۶۔ حمیدہ صابرہ بیگم صاحبہ
۷۔ محمودہ بیگم صاحبہ
۸۔ زینب بیگم صاحبہ

## تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

کے

## امتحان میٹرک کا نتیجہ

امسال جو طلباء پاس ہوئے ہیں۔ ان کے نام مع حاصل کردہ نمبروں کے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ۵۰ طلباء نے امتحان دیا تھا جن میں سے ۳۲ پاس ہوگئے

| نمبر شمار | نام | حاصل کردہ نمبر |
|---|---|---|
| ۱ | محمد صادق قریشی | ۴۳۹ |
| ۲ | دلیش مترا | ۳۴۷ |
| ۳ | منظور الحق | ۲۷۷ |
| ۴ | ارشد بیگ | ۳۸۱ |
| ۵ | محمود احمد | ۴۷۸ |
| ۶ | منیر احمد ننگلی | ۴۰۲ |
| ۷ | اللہ بخش | ۴۵۲ |
| ۸ | عبد اللطیف ننگلی | ۴۴۹ |
| ۹ | محمد سعید خان | ۳۸۳ |
| ۱۰ | محمد طفیل | ۴۲۵ |
| ۱۱ | صلاح الدین | ۴۲۶ |
| ۱۲ | محمد صادق ملک | ۴۴۳ |
| ۱۳ | شریف احمد | ۴۲۳ |
| ۱۴ | عبد الحی | ۴۸۶ |
| ۱۵ | برکت اللہ | ۴۱۶ |
| ۱۶ | عبد الحمید | ۴۰۶ |
| ۱۷ | بشیر علی | ۴۱۸ |
| ۱۸ | عنایت اللہ بٹالوی | ۴۳۶ |
| ۱۹ | عبد العزیز ملک | ۴۰۰ |
| ۲۰ | منیر احمد | ۴۵۴ |
| ۲۱ | عبد الرشید ارشد | ۳۶۱ |
| ۲۲ | عباس احمد | ۳۴۱ |
| ۲۳ | مبارک ڈار | ۲۰۷ |
| ۲۴ | سید محمد اکمل | ۳۷۴ |
| ۲۵ | عنایت اللہ | ۳۱۲ |
| ۲۶ | غلام ربانی | ۳۲۲ |
| ۲۷ | برکات احمد | ۴۸۳ |
| ۲۸ | عبد المنان | ۳۹۲ |
| ۲۹ | محمد نواز | ۳۶۳ |
| ۳۰ | سمیع اللہ | ۳۱۴ |
| ۳۱ | محمود احمد | ۳۶۵ |
| ۳۲ | بشیر احمد | ۴۰۵ |

# خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

## ۸ مئی سے ۱۳ مئی ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے

### دستی بیعت

| نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۱ | مرزا امیر بیگ صاحب | ضلع گونڈہ |
| ۲ | فتح دین صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۳ | غلام نبی صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۴ | جلال بی بی صاحبہ | " |
| ۵ | غلام فاطمہ صاحبہ | ڈیرہ غازیخان |

### تحریری بیعت

| نمبر | نام | مقام |
|---|---|---|
| ۶ | راج بی بی صاحبہ | ریاست پونچھ |
| ۷ | شاہ محمد صاحب | ضلع ریاسی جموں |
| ۸ | فتح بیگم صاحبہ | ضلع گجرات |
| ۹ | زینب بی بی صاحبہ | " |
| ۱۰ | کریم بخش صاحب | ضلع ڈیرہ غازیخان |
| ۱۱ | احمد الدین صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۱۲ | علم الدین صاحب | ضلع گورداسپور |
| ۱۳ | فرزند علی صاحب | " |
| ۱۴ | محمد رمضان صاحب | " |
| ۱۵ | دوست محمد صاحب | کراچی |
| ۱۶ | والدہ صاحبہ بشیر احمد صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۱۷ | ہمشیرہ صاحبہ | " " |
| ۱۸ | والدہ صاحبہ میاں خدا بخش صاحب | گورداسپور |
| ۱۹ | عبد الحکیم صاحب | ڈھاکہ بنگال |
| ۲۰ | کے۔ اے۔ ایم وحید الحق صاحب | مقام مرشد آباد بنگال |
| ۲۱ | محبوبہ خاتون صاحبہ | " |
| ۲۲ | شبیر محمد صاحب | ضلع جہلم |
| ۲۳ | عبد الرشید صاحب | " گجرات |
| ۲۴ | غلام رسول صاحب | ضلع سیالکوٹ |
| ۲۵ | غلام نبی صاحب | " |
| ۲۶ | صدر الدین صاحب | ضلع گجرات |
| ۲۷ | Idrisu Tanaru | Lagos W. Africa |
| ۲۸ | Abdul Chief Deji | " |
| ۲۹ | Jubril Dnimare | " |
| ۳۰ | Imam Mohd Deji | " |
| ۳۱ | Zakariyau | " |
| ۳۲ | Shahzadi Begum | Tabora E. Africa |
| ۳۳ | Mumtaz Begum | " |
| ۳۴ | Abdullah Sahib | " |
| ۳۵ | Mjoto Sahib | " |
| ۳۶ | Nafim Sahib | " |

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ صفر ۱۳۵۵ھ

# حجاز کے بعد افغانستان کے خلاف فتنہ انگیزی

کسی نے اگر پنجاب کی کوئی بے عمل فضول گو فتنہ پرداز مگر ساتھ ہی دُنیا جہان کے عقدہ ہائے لاینحل کو اپنے ناخن تدبیر سے حل کرنے کی دعویدار پارٹی دیکھنی ہو۔ تو احرار کو دیکھ لے کوئی معاملہ کہیں وقوع پذیر ہو۔ احراری لیڈروں کے پیٹ میں جھٹ مروڑ شروع ہو جاتا ہے اور وُہ گلا پھاڑ پھاڑ کر شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے۔ اور پھر کبھی بھولے سے بھی اس کا نام نہیں لیتے۔

اس قسم کی متعدد مثالیں موجود ہیں مگر اس وقت ایک تازہ واقعہ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ پچھلے دنوں احرار نے سلطان ابن سعود کے خلاف جو شور مچایا۔ وُہ سب کو یاد ہوگا۔ انہوں نے کھلم کھلا سلطان موصوف پر یہ الزام لگا کر کہ حرم پر عیسائیوں کا قبضہ کرانے کے لئے ایک انگریزی کمپنی کو معدنیات کا ٹھیکہ دے چکے ہیں۔ اور کعبہ پر انگریزوں کا قبضہ کرا رہے ہیں۔ ایک طرف تو عوام کو مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ اور دوسری طرف اعلان کر دیا گیا کہ ہمارا اصل محاذ وُہ ہوگا۔ جو اللہ پاک کے مقدس گھر کی حفاظت کے لئے قائم کیا جائیگا جس کے لئے ہر مسلمان کو کمر بستہ رہنا چاہیئے" پھر یوم حجاز منا کر جہاں جہاں ان کو موقعہ ملا۔ عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اِس سلسلہ میں کئی ایک مضامین لکھے گئے۔ اور برملا سلطان ابن سعود کی عقل و سمجھ پر حملہ کرتے ہوئے لکھ دیا:-

"عقلمند وُہ ہے۔ جو خطرہ کو پہلے سے بھانپے۔ اور روکنے کی کوشش کرے لیکن اپنے سے قوی دُشمن کو جس کی عداوت مہینوں اور برسوں کی نہ ہو۔ بلکہ طولانی صدیوں کی ہو اور جس نے جنگ عظیم کے بعد لارڈ ایلنبی کے یروشلم پر قبضہ کرنے کو آخری اور فتحمندانہ جنگ سے تعبیر کیا ہو۔ کیا اسے قلب حجاز میں جگہ دینا نادانی نہیں"؟

گویا احرار اس طرح سلطان ابن سعود کے خلاف آندھی بن کر اُٹھے۔ اور طوفان بن کر ہر جگہ چھا جانا چاہتے تھے۔ لیکن کہاں کی "اللہ پاک کے مقدس گھر کی حفاظت"۔ اور اس کے لئے "محاذ" قائم کرنا۔ اور کہاں کی عقلمندی۔ کہ جو خطرہ کو پہلے بھانپے۔ اور اسے روکنے کی کوشش کرے۔ محاذِ جنگ قائم کرنے کی بجائے ناک رگڑنے کے لئے دو تین چیف ور گداگر "پرشنل وفد" بھیج دیا گیا۔ اور خطرہ کو بھانپنے اور روکنے کی بجائے اسے خطرہ کہنے پر ہی شرمندگی۔ اور ندامت کا اظہار کرنے لگ گئے چنانچہ وفد حجاز گیا۔ اور واپس بھی آ گیا ہے۔ مگر احرار نے ابھی تک آنا بھی نہیں بتایا۔ کہ اللہ پاک کے مقدس گھر کے متعلق جس خطرہ کو انہوں نے محسوس کیا تھا۔ اس کی کہاں تک روک تھام ہوئی۔ اور انگریزی کمپنی کو حجاز سے نکل جانے کے متعلق کتنے دنوں کا نوٹس دے دیا گیا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اخبارات میں یہ شائع ہو چکا ہے۔ کہ احراری وفد نے سلطان ابن سعود کے آگے اس لئے ناک رگڑ رگڑ کر گھسا دیئے۔ کہ وُہ انہیں معاف کر دیں:-

یہ وُہ تازہ کارنامہ ہے۔ جو احرار نے حال ہی میں سرانجام دیا ہے۔ اور جس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جو کچھ کہتے ہیں۔ اسے کس شان کے ساتھ پورا کر دکھاتے ہیں۔ اور جو دعوے کرتے ہیں۔ اسے کیسی دیانت داری کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہونچاتے ہیں:-

حیرت کی بات یہ ہے۔ کہ اس قسم کی حرکات سے ذرا نہیں شرماتے۔ بلکہ از سر نو اسی نوعیت کی کسی اور حرکت کی تیاری شروع کر دیتے ہیں چنانچہ حجاز کے متعلق اس طرح خاک اڑانے کے بعد جس کا مختصر اً اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ اب وُہ افغانستان کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ احرار پولیٹیکل کانفرنس سیالکوٹ میں انہوں نے حکومت حجاز کے خلاف محاذ قائم کرنے کا اعلان کیا تھا۔ اب پولیٹیکل کانفرنس امرتسر میں یہ قرارداد پاس کی گئی ہے۔ کہ

"پنجاب پراونشل احرار پولیٹیکل کانفرنس امرتسر کا یہ اجلاس گورنر صوبہ سرحد کے دورۂ کابل کو بنظر تشویش دیکھتا ہے کیونکہ اس کا مقصد قبائل کے بارے میں گفتگو کر کے ان کی موجودہ آزادی کو سلب کرنا اور حکومتِ افغانستان کو اپنے مقاصد کا حامی بنانا معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ اجلاس گورنمنٹ کو متنبہ کرتا ہے۔ کہ اہلِ ہند عموماً اور مسلمان خصوصاً آزاد قبائل کے علاقہ میں حکومت کی جارحانہ پالیسی کو ناقابل برداشت تصور کرتے ہیں"۔ (مجاہد ۱۲ مئی)

احرار سے کوئی پوچھے۔ تو درون درچہ کردی۔ کہ برون خانہ آئی۔ کیا تم خود آزادی حاصل کر چکے ہو۔ کہ دوسروں کی آزادی کی حفاظت میں گھل رہے ہو۔ اگر نہیں۔ تو جو بقول خود بدترین غلامی اور ذلت میں دن گزار رہے ہیں۔ ان کے "بنظر تشویش" دیکھنے کی حقیقت ہی کیا ہے۔ اگر یہ تسلیم کر لیا جائے۔ کہ گورنر صوبہ سرحد کے دورہ کابل کا مقصد حکومت افغانستان کو آزاد قبائل کی آزادی سلب کرنے کے لئے اپنا حامی بنانا تھا تو کیا احرار یہ سمجھتے ہیں۔ کہ ان کے مونہہ سے صرف یہ الفاظ نکلنے کی دیر ہے۔ کہ ہم اسے بنظر تشویش دیکھتے ہیں۔ ادھر حکومت ہند کانپنے لگ جائے گی۔ اور ادھر حکومتِ کابل خوفزدہ ہو جائے گی اگر نہیں بلکہ ان کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ اسے پرِ پشہ جتنی بھی وقعت نہ دی جائے گی۔ تو پھر اس قسم کی بے ہودہ سرائی کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہو سکتا ہے کہ حکومتِ افغانستان پر بغیر کسی ثبوت کے یہ الزام لگایا جائے کہ وُہ آزاد قبائل کی آزادی سلب کرنے میں حکومت ہند کی حامی اور مددگار ہے۔ اور اس طرح مسلمانوں کی نظروں سے اسے گرایا جائے:-

قطع نظر اس کمینگی کے جس کا مظاہرہ ایک مسلمان حکومت کے خلاف کرنے کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ سوال یہ ہے۔ کہ بقول خود انگریزوں کی غلامی کا طوق اپنے گلے میں رکھنے والے احرار ایک آزاد اور ہم قوم و ہم مذہب حکومت کے مقابلہ میں آزاد سرحدی قبائل کے مددگار اور خیر خواہ کیونکر بن گئے پھر ان کی ہمدردی اگر اتنی ہی جوش پر ہے۔ تو زبانی باتیں بنانے کا کیا مطلب۔ عملی طور پر کچھ کر کے دکھائیں۔ حکومتِ ہند اور حکومت کابل دونوں کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیں۔ اور اپنی افواج قاہرہ کو جن کا مظاہرہ ابھی ابھی امرتسر میں کیا گیا ہے حرکت میں لے آئیں۔ اور سرحدی قبائل کی آزادی میں فرق نہ آنے دیں۔ ورنہ زبانی جمع خرچ سے کیا فائدہ۔ اور اس قسم کی حرکات سے کیا حاصل:-

ایسے شرمناک افعال کو دیکھتے ہوئے بھی اگر کسی کی سمجھ میں یہ بات نہ آئے کہ احرار اپنی ادنٰے ترین اغراض کے لئے بڑی سے بڑی اسلامی حکومت کو تباہی کے گڑھے میں گرانے سے دریغ کرنے والے نہیں۔ اور جن لوگوں کی یہ حالت ہو۔ ان کی کسی رنگ میں بھی امداد کرنا قطعاً درست نہیں۔ تو پھر کیا کیا جا سکتا ہے:-

## حضرت کرشن کے متعلق ہنود کیا کہتے ہیں

سناتن دھرمیوں کے بٹالہ کے جلسہ کی جو روئداد مجاہد ۹ مئی نے شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے ایک پنڈت نے کہا "کرشن بھگوان بننے والا پہلے وراہ یعنی سور کا اوتار دھارن کر کے آئے۔ کیونکہ کرشن بھگوان دس اوتار دھارن کر چکے ہیں ناچنا سیکھ کر آئے۔ کیونکہ بھگوان ناگ کے پھن پر ناچنا سیکھ چکے ہیں"!

کس قدر حیرت کا مقام ہے۔ کہ جو لوگ حضرت کرشن جی کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وُہ دس بار سور کا اوتار دھارن کر کے یعنی اس کی شکل اختیار کر کے دُنیا میں آ چکے ہیں۔ اور جن کے نزدیک ان کا سب سے بڑا کمال ناچنا ہے۔ وُہ ہم پر ان کی ہتک کا اس لئے الزام لگاتے ہیں۔ کہ ہم خدا تعالٰے کے برگزیدہ اور راستباز انسان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کرشن ثانی یقین کرتے ہیں:- ع

بریں عقل و دانش بباید گریست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خطبۂ نکاح



# اسلام نے کونسے مقصد کی تکمیل کے پیش نظر نکاح کرنیکا حکم دیا ہے

## فرمودہ ۸ ؍ مئی ۱۹۳۶ء

۸ ؍ مئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے صاحبزادہ میاں محمد احمد صاحب کا نکاح حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی صاحبزادی سیدہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ سے پڑھتے ہوئے حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

سورہ فاتحہ اور آیات مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک طرف تو ہم دیکھتے ہیں۔ کہ انسانی حیات کے سلسلہ کو ایسا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ کہ

### رہبانیت ایک بدعت ہے

جو عیسائیوں نے جاری کی تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ اسلام کے ساتھ رہبانیت کا کوئی تعلق نہیں ایک طرف تو نسل انسانی کو چلانے پر اتنا زور دیا گیا ہے۔ کہ شادی نہ کرنے والے کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کی عمر ضائع گئی۔ اور وہ دنیا سے بطال گیا۔ لیکن دوسری طرف ہم دیکھتے ہیں۔ کہ

### بنی نوع انسان کی حالت

ایسی بھیانک۔ اور ایسی خطرناک ہو رہی ہے کہ مثلاً اسی زمانہ کے متعلق بعض بزرگوں کے اقوال سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے درندوں نے بھی پناہ مانگی ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ بعض انسانوں کے متعلق فرماتا ہے۔ شر البریہ۔ کالانعام۔ بل ھم اضل۔ بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر یعنی الحجارۃ او اشد قسوۃ پتھر دل بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سنگدل ہیں۔ تو ایک طرف انسانوں کی یہ حالت بیان کرنا۔ کہ ان کو حیوانوں سے بھی گرے ہوئے بتانا بدترین مخلوق قرار دینا۔ اور بزرگوں کا یہ فرمانا کہ بعض انسانوں سے جنگل کے درندے بھی پناہ مانگیں گے۔ اور دوسری طرف یہ تاکید کرنا۔ کہ

### نکاح کرو

جو نکاح نہیں کرتا وہ عمر کو باطل کرتا ہے۔ بظاہر ایک معمہ نظر آتا ہے۔ ایک طرف تو شادی پر اتنا زور ہے۔ مگر دوسری طرف شادی کے نتائج کی اتنی تحقیر ہے۔ اگر شادی کے نتیجہ میں شر البریہ۔ اولئک کالانعام بل ھم اضل اور اشد قسوۃ ہی پیدا ہونے تھے۔ اگر ایسی مخلوق ہے جو شادی کے نتیجہ میں دنیا میں آنی تھی۔ تو ایسی شادی سے تو روکنے کا حکم دینا چاہیئے تھا۔ اور شائد اسی وجہ سے عیسائیوں میں یہ خیال پیدا ہوگیا کہ شادی نہ کرنا شادی کرنے سے بہتر ہے۔ کیونکہ شرارت اور بدی کو جس قدر جلد مٹایا جاسکے۔ اتنا ہی اچھا ہے۔ ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ

### آخر کیا بات ہے

کہ جس سے یہ دو متضاد چیزیں ایک جگہ جمع ہو رہی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس کا حل اس منطقی مسئلہ سے ہو جاتا ہے۔ کہ انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے دو طاقتیں پیدا کی ہیں۔ ایک بالفعل اور ایک بالقوہ۔ ایک وہ جو ظاہر ہو رہی ہوتی ہے۔ اور ایک کے اظہار کی قابلیت انسان کے اندر ہوتی ہے بے شک اس زمانہ کے متعلق بہت سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور

### ہر نبی کی بعثت سے قبل

ایسا ہی زمانہ ہوتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل زمانہ کے متعلق بھی سخت الفاظ ہی آئے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا۔ ظھر الفساد فی البر والبحر۔ اہل کتاب بھی خراب ہوگئے۔ اور غیر اہل کتاب بھی۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے۔ کہ اس زمانہ کے لوگ سانپ اور سانپ کے بچے ہیں۔ اور ان کو سؤر اور کتے قرار دیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ کتوں کو عام طور پر لوگ مروانا ہی پسند کرتے ہیں۔ سوائے ان کے جن سے کوئی خدمت لیتے ہیں میونسپل کمیٹیاں بھی کتوں کو مروانے کا انتظام کرتی ہیں۔ پس یہ تین زمانے تو ہمارے سامنے ہیں۔ اور ان زمانوں کے لوگوں کے متعلق جو خطاب ہیں۔ وہ بھی ہمارے علم میں ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ اور موجودہ زمانہ کے متعلق خطابات تو قرآن کریم میں موجود ہیں۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بائیبل میں آتا ہے۔ کہ آپ نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو سؤر کتے۔ سانپ۔ سانپ کے بچے اور حرام کار قرار دیا۔ اور اس قسم کی نسل کے ہوتے ہوئے اگر انسان سے کہا جاتا ہے کہ اور نسل پیدا کرو۔ تو ہمیں اس میں بھی حکمت نظر آتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان میں بالقوہ ایسی قابلیتیں رکھی ہیں۔ کہ اگر انہیں درست طور پر استعمال کیا جائے۔ اور صحیح لائنوں پر چلایا جائے۔ تو وہ دنیا کا نقشہ بدل سکتی ہیں۔ جو سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور جن بُرے خطابات سے یاد کیا گیا ہے۔ وہ اس حالت کا اظہار ہے جو موجود ہے۔ لیکن جو شادی کرنے کا حکم دیا گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ نئی اولاد کے ذریعہ اس حالت کو درست کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح اگر سالن میں نمک زیادہ ہو۔ تو وہ اس کی موجودہ حالت کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ہم اس میں اور پانی ڈلواتے ہیں۔ تو اس لئے کہ اس کی اصلاح ہو جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے

### ہر بچہ فطرتِ اسلامی پر پیدا ہوتا ہے

گناہ کی فطرت پر نہیں۔ کیونکہ اسلامی فطرت گناہ کی فطرت کو بیکار کر دیتی ہے۔ اس لئے شریعت ہمیں حکم دیتی ہے۔ کہ اور شادیاں کرو۔ کہ شائد اور پانی پڑنے سے سالن ٹھیک ہو جائے۔ آپ لوگوں نے دیکھا ہوگا۔ کہ بچے کھیلتے ہیں۔ اور ہم بھی جب بچے تھے۔ کھیلا کرتے تھے۔ ایک چیز کو تاک کر نشانہ لگاتے تھے۔ ایک کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا۔ حتیٰ کہ مقصد پورا ہو جاتا۔ اسی طرح یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ شادیاں کرتے جاؤ اور کرتے جاؤ۔ حتیٰ کہ وہ زمانہ آجائے۔ جس کے لئے دنیا پیدا کی گئی ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ

### دنیا میں نیکی اور بدی کے دورے ہوتے ہیں

بدی دنیا سے بالکل کبھی نہیں مٹ سکتی۔ لیکن جب صحیح شادی اور صحیح تولید سے وہ زمانہ آجاتا ہے۔ جب بدی کو نیکی ڈھانپ لیتی ہے۔ اور غالب آجاتی ہے۔ تو مقصد پیدائش پورا ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر اسے ٹھیک کر دیا جاتا ہے۔

اس سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ کہ

### دنیا کی اصلاح کا مقصد

اولاد کے ذریعہ پورا ہو سکتا ہے۔ آئندہ نسل کے ذریعہ جس طرح نیکی دنیا میں قائم کی جاسکتی ہے۔ اس طرح موجودہ نسل سے نہیں۔ اور جب تک دنیا یہ نکتہ نہ سمجھ لے۔ اس وقت تک قومی طور پر دنیا کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ ہاں انفرادی طور پر ہو سکتی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکتہ سمجھایا ہے۔ چنانچہ فرمایا جب بچہ پیدا ہو۔ اس کے کان میں اذان کہی جائے پھر فرمایا کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام ادھر قرآن کریم نے فرمایا۔ کہ ہر نفس جو اللہ تعالیٰ سے آتا ہے۔ وہ زکیہ ہوتا ہے۔ بعد میں دوسرے اسے خاک آلود کر کے گندا کر دیتے ہیں:۔

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کی اصلاح نئی پود کے ذریعہ سے کی جاسکتی ہے پرانی نسل ذاتی اصلاح تو کر سکتی ہے۔ مگر دنیا کی اصلاح نہیں کر سکتی۔ دنیا کی اصلاح ہمیشہ آئندہ نسلوں کے ذریعہ ہی کی جاسکتی ہے

568



# مسئلہ نبوت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کی

## بعض پیشگوئیوں پر اعتراضات کے جواب

### دردناک حقیقت

اخبار تنظیم اہلحدیث روپڑ میں ایک مضمون بعنوان ختم نبوت شائع ہوا ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کے معتقدات پر اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کو جاری تسلیم کرنے سے وحدت اسلامی پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔" یہ نظریہ جہاں ان مسلمانوں کے مونہوں سے سن کر جن کا تفرق و تشتت عالم آشکارا ہے اور جو وحدت اسلامی کو خود ہی پارہ پارہ کر چکے ہیں۔ حیرت و استعجاب کا لاحق ہونا ایک ضروری امر ہے۔ وہاں یہ دردناک حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ کہ اس قسم کے مسلمان کہلانے والے یہود کے قدم بقدم چل رہے ہیں۔ کیونکہ قرآن مجید بتاتا ہے کہ اسلام سے قبل یہود میں بھی اسی قسم کا خیال موجود تھا۔ جہاں ہمیں مسلمانوں کی یہ حالت دیکھ کر تکلیف ہوتی ہے۔ وہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کے پورا ہونے کی خوشی بھی ہوتی ہے۔ کہ مسلمان ایک زمانہ میں یہود کے بالکل مشابہ ہو جائیں گے۔ یہود میں بھی اس قسم کے خیالات پائے جاتے تھے۔ اور اب مسلمان بھی ویسے ہی خیالات پر جم گئے ہیں۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام وفات پا گئے۔ تو اس وقت ان کے ماننے والوں نے ختم نبوت کے عقیدہ کا انہی معنوں میں اعلان کیا۔ جن معنوں میں آج کل کے مسلمان ختم نبوت تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ سورہ مومن ع ۴ میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کے ماننے والوں نے ان کی وفات کے بعد اعلان کر دیا تھا۔ کہ آپ کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا۔

حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد جب حضرت موسےٰ علیہ السلام تشریف لائے۔ تو وہ لوگ جن کے دماغوں نے یہ عقیدہ اختراع کیا تھا۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا۔ انہوں نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کی تکذیب شروع کر دی۔ اور آپ کو نہ مانا۔ مگر جن لوگوں نے آپ کی سچائی کو قبول کیا۔ ایک عرصہ کے بعد ان میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے۔ جو یہ سمجھنے لگے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ چنانچہ "القبوت" جلد ۲ صفحہ ۱۷ میں لکھا ہے کہ اجماع الیہود علی ان لا نبی بعد موسیٰ۔ یعنی یہود کا اس بات پر اجماع تھا۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

### صداقت اسلام کا عظیم الشان ثبوت

غرض اسی قسم کا خیال آج کل مسلمانوں میں بھی رائج ہو گیا ہے۔ اور وہ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس کے مقابلہ میں ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ تشریعی اور مستقل نبوت کا دروازہ اگرچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہے مگر وہ نبوت۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ملے۔ اس کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے۔ اور وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کے ہرگز منافی نہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے علیحدہ کر دینے والی نبوت بے شک وحدت اسلامی کو نقصان عظیم پہونچا سکتی ہے۔ مگر وہ نبوت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے ملے اور جس کا مدعی یہ کہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے سرمو انحراف میں کفر و طغیان سمجھتا ہوں۔ وہ وحدت اسلامی کو کسی طرح نقصان نہیں پہونچا سکتی۔ بلکہ صداقت اسلام کا عظیم الشان اور بے مثال ثبوت پیش کرتی ہے۔ اور بتاتی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ایسے قیمتی پھل پیدا کرتی ہے۔ غور فرمایئے قرآن مجید میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء توتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ اللہ تعالے نے پاکیزہ کلمہ کی مثال کیا بیان فرمائی ہے پاکیزہ کلمہ کی مثال اس عمدہ درخت کی سی ہوتی ہے جس کی جڑ نہایت مضبوط اور شاخیں بلند ہوں۔ وہ درخت اپنے رب کے حکم سے ہر موسم میں پھل دیتا ہے اور اللہ تعالی لوگوں کے لئے مثالیں اس لئے بیان فرماتا ہے۔ تا وہ نصیحت حاصل کریں۔

### اسلام ایک پھلدار درخت ہے

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام ایک پاکیزہ درخت کی مانند ہے۔ جو ہر زمانے میں پھل دیتا ہے۔ چونکہ نبوت روحانیت کا سب سے اعلیٰ پھل ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اپنے موسم میں یہ بھی لگے۔ ورنہ ماننا پڑے گا۔ کہ اسلام کا درخت ایک اعلےٰ پھل سے نعوذ باللہ قطعی محروم ہے۔

یہ پھل جس موسم میں لگتا ہے۔ اس کا ذکر اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں کیا ہے ظہر الفساد فی البر والبحر کہ جب دنیا میں فساد پھیل جاتا ہے۔ اور نیکی مفقود ہو جاتی ہے۔ اس وقت خدا تعالےٰ نبوت کا پھل عطا کرتا ہے۔ تا لوگ اس سے اپنی روحانی بیماریوں کا علاج کر سکیں۔

پس اگر کوئی الگ درخت ہوتا۔ تو کہا جا سکتا تھا۔ کہ اس سے وحدت اسلامی کو پراگندہ کیا گیا۔ مگر جبکہ درخت وہی ہے۔ جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بویا۔ تو جب اللہ تعالےٰ نے ایک عمدہ پھل لگایا۔ تو یہ خوشی اور مسرت کا مقام ہے۔ نہ کہ دکھ اور رنج کی بات۔ درخت وہی عمدہ ہوتا ہے۔ جو پھل دیتا ہے خشک درخت سوائے جلانے کے کیا کام دے سکتا ہے۔ اس لئے اسلام کے درخت کو خشک کہنا یقیناً ایک بہت بڑی غلطی اور گناہ ہے۔ اسلام کا ہرا درخت ہر زمانے میں پھل دیتا رہا ہے۔ اور دیتا رہے گا۔

### حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کی رائے

پھر اس عقیدہ میں امت محمدیہ کے بزرگ اسلاف بھی ہمارے ہمنوا ہیں۔ چنانچہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی فرماتے ہیں:۔

فما ارتفعت النبوۃ بالکلیۃ لھذا قلنا انما ارتفعت نبوۃ التشریع فھذا معنی لا نبی بعدہٗ فعلمنا ان قولہ لا نبی بعدہ ای لا مشرع خاصۃ لانہ لا یکون بعدہ نبی ھذا مثل قولہ اذا ھلک کسری فلا کسری بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ۔ فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۶۴

یعنی نبوت کلی طور پر نہیں اٹھائی گئی۔ بلکہ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے۔ یہی معنی لا نبی بعدی کے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہ ہوگا۔ اور یہ بعینہ اسی طرح کا قول ہے جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب کسریٰ ہلاک ہوگا۔ تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ اور جب قیصر ہلاک ہوگا۔ تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔" حضرت محی الدین صاحب ابن عربی کے علاوہ اور بھی کئی بزرگوں نے اس مسئلہ کی تائید کی ہے۔ پس اگر اجرائے نبوت کے عقیدہ سے امت محمدیہ کی وحدت کو نقصان پہونچ سکتا۔ تو ناممکن تھا۔ کہ بزرگان سلف اس عقیدہ کے مؤید ہوتے۔

### عبدالحکیم مرتد کی جھوٹی پیشگوئیاں

اس کے بعد مضمون نویس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں پر اعتراض کیا ہے۔ اور اس ضمن میں اول ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی مقرر کردہ میعاد کے اندر وفات پا گئے۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹا بہتان ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۵ء میں یعنی اپنی وفات سے اڑھائی سال قبل ایک رسالہ جس کا نام الوصیت ہے۔ شائع فرمایا۔ اس کے صفحہ ۲ پر اپنی وفات کے متعلق اللہ تعالےٰ کے کئی الہامات درج کئے۔ جن میں سے بعض یہ ہیں۔

"قرب اجلک المقدر تیری وفات کا مقررہ وقت آ گیا۔ قل میعاد ربک تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے"

پھر ریویو دسمبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک رویا بایں الفاظ درج ہوا ہے۔ کہ:-

"ایک کوری ٹنڈ میں مجھے کچھ پانی دیا گیا۔ پانی صرف دو تین گھونٹ اس میں باقی رہ گیا ہے۔ لیکن نہایت صاف اور مقطر پانی ہے۔ اس کے ساتھ الہام ہوا۔ "آب زندگی"۔

۲۰ فروری ۱۹۰۵ء کو الہام ہوا:- "افسوسناک خبر آئی"۔ "ان کی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں"۔ (ریویو جلد ۶ نمبر ۳)

یہ اور اسی قسم کے کئی دیگر الہامات سے اس بات کا پتہ چلتا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا زمانہ وفات بالکل نزدیک آگیا ہے۔ عبدالحکیم مرتد نے جب یہ الہام پڑھے۔ تو اس نے ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو پیشگوئی کرتے ہوئے لکھا کہ

"مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے"۔ (کانا دجال ص۵)

ناظرین غور فرمائیں۔ عبدالحکیم کا یہ کیسا ناپاک دجل ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وفات کے متعلق اللہ تعالیٰ کے الہامات شائع کر دیتے ہیں۔ وصیت لکھ کر شائع کر دیتے ہیں۔ اور الہامات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دو اڑھائی سال زندگی باقی ہے۔ اس کے متعلق عبدالحکیم اعلان کرتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب تین سال کے اندر وفات پا جائیں گے۔ بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق اس نے یہ پیشگوئی شائع کر دی۔ مگر چونکہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے۔ اس لئے اس نے جلدی ہی اس پیشگوئی کو منسوخ کر کے ایک اور پیشگوئی کی جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"اللہ نے مرزا کی شوخیوں۔ اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو ۱۲ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی۔ دس مہینے۔ اور گیارہ دن کم کر دیئے۔ اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا کہ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا"۔ (رسالہ اعلان الحق و اتمام الحجت و تکملہ ص۶)

اگر وہ اپنے اس دعوے پر قائم رہتا۔ تو ہمارا ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے جھوٹا ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو چودہ ماہ سے زیادہ عمر دیتا۔ لیکن وہ اس پر بھی قائم نہ رہا۔ اور لکھا:-

"مرزا ۲۱۔ ساون سمت ۱۹۶۵ مطابق ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جائے گا"۔ (اعلان الحق و اتمام الحجت ص۶)

مگر اس پیشگوئی پر بھی اسے قرار نہ آیا اور آخر اس نے قطعی اور آخری پیشگوئی یہ کی۔ کہ:-

"مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ (۴ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر مر جائے گا"۔ یہ الہام پیسہ اخبار ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء و اہلحدیث ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے عبدالحکیم کو جھوٹا ثابت کرتے ہوئے اپنے پیارے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات دے کر اپنے پاس بلا لیا۔ اور دنیا پر ظاہر کر دیا۔ کہ عبدالحکیم ایک کاذب انسان ہے۔

## عبدالحکیم کی رسوائی پر مولوی ثناء اللہ کے آنسو

عبدالحکیم کی اس پیش گوئی کے جھوٹا ہونے کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو جو سلسلہ احمدیہ کی مخالفت میں ہمیشہ پیش پیش رہتے ہیں۔ لکھنا پڑا۔ کہ

"ہم خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے۔ یعنی چودہ ماہ پیشگوئی کر کے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کر دیتے۔ جیسا کہ انہوں نے کیا۔ چنانچہ ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں۔ کہ ۲۱۔ ساون یعنی ۴ اگست کو مرزا مرے گا۔ تو آج وہ اعتراض نہ ہوتا جو معزز ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ڈاکٹر صاحب کے اس الہام پر چبھتا ہوا کیا ہے۔ کہ "۲۱۔ ساون کو" کی بجائے "۲۱۔ ساون تک" ہوتا تو خوب ہوتا"۔ (اہلحدیث ۱۲۔ جون ۱۹۰۸ء)

## مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

"تنظیم اہلحدیث" نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ والے اشتہار پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بیہودہ گوئی کرتے ہوئے لکھا ہے:-

"مولوی ثناء اللہ صاحب تو بفضل خدا ابھی تک زندہ ہیں۔ اور مرزا صاحب سال بھر کے بعد ہیضہ میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہیضہ میں مبتلا ہونا ایک صریح جھوٹ ہے حقیقت یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجام آتھم میں تمام علماء گدی نشینوں اور پیروں کو مباہلہ کی دعوت دی۔ اور تحریر فرمایا تھا۔ کہ

"گواہ رہ۔ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت۔ اس شخص پر جو اس کے پہونچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر اور توہین چھوڑے۔ اور نہ ٹھٹھا کرنے والی مجلسوں سے الگ ہو"۔ (انجام آتھم ص۶۷)

ان مخاطبین میں مولوی ثناء اللہ صاحب بھی شامل تھے۔ مگر انہوں نے کامل خاموشی اختیار کی۔ اور کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے بعد اعجاز احمدی لکھتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تحریر فرمایا:-

"میں نے سنا ہے۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں۔ کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی میں مر جائے"۔ (اعجاز احمدی صفحہ ۱۴)

پھر فرمایا:-

"اگر وہ اس چیلنج پر مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے۔ تو ضرور وہ پہلے مریں گے"۔ (ص۳۶)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جب مباہلہ پر آمادگی دیکھی۔ تو فوراً ڈرتے ہوئے لکھا۔

"چونکہ یہ خاکسار نہ واقعہ میں نہ آپ کی طرح نبی یا رسول یا ابن اللہ یا الہامی ہے۔ اس لئے ایسے مقابلہ کی جرأت نہیں کر سکتا...... میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں"۔ (الہامات مرزا ص۸۵ طبع دوم)

جب مولوی صاحب نے اس طرح گریز کیا۔ تو لوگوں نے انہیں بہت ملامت کی جس کی تاب نہ لا کر وہ مباہلہ کے لئے دوبارہ آمادہ ہوئے۔ اور لکھا:-

"مرزائیو سچے ہو۔ تو آؤ۔ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے۔ اور اسے ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہے۔ کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہو سکتا"۔ (اہلحدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء)

اس کے جواب میں فوری طور پر ایڈیٹر صاحب اخبار "بدر" نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے اس چیلنج کی منظوری کا اعلان کر کے یہ لکھا۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے بے شک وہ (آپ) قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص (حضرت مسیح موعود علیہ السلام) اپنے دعوے میں جھوٹا ہے۔ اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں۔ تو لعنت اللہ علی الکاذبین مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے۔ اس میں تو صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین آیا ہے"۔ (۴ اپریل ۱۹۰۷ء)

## حضرت مسیح موعود کی دعائے مباہلہ

اس کے بعد ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قلم سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کی دعوت مباہلہ کے جواب میں ایک دعائے مباہلہ شائع فرمائی جس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ "مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما"۔ اور بالآخر لکھا۔ کہ "مولوی صاحب سے التماس ہے۔ کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں۔ اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے"۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اشتہار کو اہلحدیث ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع کیا۔ اور اس کے نیچے جو کچھ لکھا۔ وہ یہ ہے۔ "یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔ اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے"۔ پھر ساتھ ہی نائب ایڈیٹر کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ بھی شائع کرایا۔ کہ "قرآن تو کہتا ہے۔ کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو۔ من کان فی الضلالۃ فلیمدد لہ الرحمن مدا (پ ۱۶ ع) اور انما نملی لہم لیزدادوا اثما (پ ۴ ع) اور یمدھم

# مسٹر جناح اور احرار کے اتحاد کی حقیقت

## اگر احرار نے معافی مانگنے اور ہر سزا بھگتنے سے انکار کیا تو ان سے صلح نہ کی جائیگی

راولپنڈی کی ایک مجلس میں مسٹر جناح نے احرار سے اپنے اتحاد کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا۔ وہ کئی ایک اخبارات میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور اخبار احسان ۹ مئی کے حوالے سے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار نے مسٹر جناح کو یہ یقین دلایا تھا۔ کہ مسجد شہید گنج کے تنازعہ میں انہوں نے اسلام اور مسلمانوں سے جو غداری کی۔ اس کے متعلق مسلمانوں سے معافی مانگنے اور ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اب جبکہ یہ بات پبلک میں آ گئی ہے۔ مسٹر مظہر علی نے اس سے کلیتہً انکار کر دیا ہے۔ بہر حال مسٹر جناح سے احرار کے اتحاد کی حقیقت روز بروز واضح ہوتی جا رہی ہے ؛

دہلی - بوقت ۹ بجے شام آغا محمد جان بیرسٹرایٹ لا کی کوٹھی پر مسٹر محمد علی جناح کے اعزاز میں شاندار دعوت چاء دی گئی جس میں امیر المجاہدین مولانا محمد اسحٰق مانسہروی سید غلام مصطفےٰ شاہ خالد گیلانی۔ مولانا مولا بخش صاحب خطیب جامع صوفی عنایت محمد صاحب پسروری۔ قائدین اتحاد ملت کے علاوہ روساء و کلاء شہر میں سے خان بہادر شیخ محمد اسمٰعیل صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ بابو خدا بخش صاحب صدر مسجد کمیٹی۔ مسٹر عبد الرحمٰن خان صاحب وکیل۔ خواجہ احمد حسن صاحب جوش چودہری محمد صادق صاحب سب جج ریٹائرڈ۔ میاں عبد الکریم صاحب رئیس۔ چودھری محمد بخش صاحب وکیل۔ حافظ عبد الرشید صاحب۔ راجہ فضل الٰہی صاحب بیرسٹر۔ میاں عبد الرحمٰن صاحب وکیل وغیرہ اصحاب کے نام قابل ذکر ہیں۔

پارٹی کے آغاز میں آغا صاحب نے تمام حضرات کا فرداً فرداً تعارف کرایا۔ اس کے بعد حضرت امیر المجاہدین نے آپ کے سامنے مجلس اتحاد ملت کا نظریہ پیش کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور تنظیم کے لئے ہر ممکن طریق پر آل انڈیا مسلم لیگ سے اشتراک عمل کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ اسلام کے پاکیزہ اصول اس امر کی اجازت دے دیں ؛

### احرار اور مسلم لیگ کے اتحاد کی مذمت

اس کے بعد سید غلام مصطفےٰ شاہ صاحب خالد گیلانی نے ایک مدلل اور پُر جوش تقریر کرتے ہوئے مجلس احرار" اور" مسلم لیگ" کے مشروط سمجھوتہ کی مذمت کرتے ہوئے ان تمام سربستہ رازوں کا انکشاف کیا۔ اور واضح الفاظ میں مسٹر جینا پر اس حقیقت کا انکشاف کر دیا۔ اور کہا کہ "مسجد شہید گنج" کی تحریک سے بیگانگی کے باعث احرار اپنا وقار کھو چکے ہیں۔ ایک مخصوص حلقہ کے اندر کانفرنسوں کے انعقاد کی سرگرمیاں احرار کے اثر و رسوخ کی علامت نہیں ہیں۔ بلکہ اپنی جماعت کے وقار کے لئے ترا ماتم ہے۔ اس افسوس ناک روش کے بعد سر سکندر حیات خاں اور میاں سر فضل حسین صاحب کا اتحاد احرار کا رہا سہا وقار بھی زائل کر چکا ہے۔ اس لئے احرار مجبور ہیں۔ کہ آپ کے جھنڈے کے نیچے آ کر اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کریں۔ جو لوگ ملت اسلامیہ کے مصائب و آلام سے متاثر نہیں ہوتے۔ وہ کونسل میں جا کر بھی مسلم مفاد کی حفاظت کے ضمیر دار نہیں ثابت ہوں گے۔ ان حالات میں جب تک احرار اپنی غلطی کا اعتراف نہ کریں۔ جو "ملت اسلامیہ" ہند کے لئے قابل قبول ہو۔ اس وقت تک ترقی پسند جماعتوں کا اتحاد ممکن نہیں۔ مگر دشوار ضرور ہے ؛

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا آپ نے "احرار پنجاب" سے رشتہ اتحاد استوار کر کے صوبہ پنجاب کے اندر ایک نئے فتنے کا آغاز کر دیا ہے۔ جو فتنہ مستقبل قریب میں اسلامیان پنجاب کی تباہی و بربادی کا موجب ہو گا۔ جس تنظیم کے محل کو آپ مضبوط و مستحکم صورت میں تعمیر کرنا چاہتے ہیں۔ احرار پنجاب کے اتحاد کے باعث اس کی بنیادیں ریت پر کھڑی کی جا رہی ہیں۔ آپ ایسے جلیل القدر بین الاقوامی شہرت کے فائدہ کے لئے احرار کے ساتھ اشتراک عمل خالی از علت نہیں ہے ؛

### مسٹر جناح کی تقریر

مسٹر جناح نے فرمایا کہ میں گیلانی صاحب کے الفاظ کی حرف بحرف تائید کرتا ہوں۔ احرار کی عالمگیر مخالفت کے پیش نظر میں نے احراری لیڈروں کو صاف صاف کہہ دیا ہے کہ تم سے زبردست سیاسی و مذہبی غلطی ہوئی ہے جس کی تلافی ازبس ضروری ہے۔ ورنہ مسلمانوں کی طرف سے آپ کی شدید مخالفت ہو رہی ہے اور ہو گی۔ یہ بالکل صحیح نہیں۔ کہ میں احرار کے دام فریب میں آ چکا ہوں۔ بلکہ احرار مسلم لیگ کے نظام کے ماتحت آ رہے ہیں۔ احراری لیڈر اپنی غلط روش کا اعتراف کرتے ہوئے ہر اس سزا کو بھگتنے کے لئے تیار ہیں۔ جو ملت اسلامیہ تجویز کرے۔ میں تو صرف ہندوستان کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کا آرزو مند ہوں تاکہ تنظیم کے بعد متفقہ محاذ قائم کیا جائے جس پر گیلانی صاحب نے عرض کیا۔ کہ آپ کو معلوم ہو گا کہ سر فضل حسین بھی مسلمان ہیں۔ اور ۹۵ فیصدی زمینداران پنجاب بلا تخصیص مذہب و ملت ان کو آسمانی رہنما مانتے ہیں۔ اس لئے وہ بھی یونینسٹ پارٹی کے نظام کے ماتحت تمام صوبہ پنجاب کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا رہے ہیں کیا آپ بحیثیت مسلمان ان کو لیگ کے نظام کے تحت لا رہے ہیں۔ آخر قصہ کیا ہے۔ میں جناب سے باادب استدعا کروں گا۔ کہ آپ تمام جماعتوں کے ساتھ اشتراک عمل کے نظریہ کو صاف اور غیر مبہم الفاظ میں واضح کر دیں۔ تاکہ غلط فہمیاں پیدا ہونے کا امکان نہ رہے ؛

اس کے جواب میں مسٹر جناح نے فرمایا کہ سر فضل حسین نے میری دعوت کو ٹھکرا دیا میں نے بڑی گرمجوشی کے ساتھ سر میاں فضل حسین کو اشتراک عمل کی دعوت دی ہے لیکن انہوں نے میرے مطالبہ کو مسترد کرتے ہوئے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا کہ چونکہ اکثریت میری جیب میں ہے۔ اس لئے میں لیگ سے اتحاد نہیں کر سکتا۔ اس جواب کے سننے کے بعد میں نے بھی اعلان کر دیا ہے۔ کہ میں انتہا پسندوں کے ساتھ مل کر ملکی اور ملی مفاد کی حفاظت کر سکتا ہوں۔ میرا مطمح نظر مکمل آزادی کے بالکل قریب ہے۔ لیکن میں اس جماعت کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ جو ہر حال میں حکومت کے اشاروں پر رقص کرے۔ یا اپنے ذاتی اغراض کی خاطر مفاد ملکی کو قربان کر دے ؛

امیر المجاہدین نے فرمایا کہ ہم احرار پنجاب کے ساتھ اتحاد کر سکتے ہیں۔ لیکن ضروری ہے کہ حضرت مولانا ظفر علی خاں اور مولانا سید حبیب شاہ صاحب کے تیار کردہ صلح نامہ پر دستخط ثبت کر دیں۔ اور آئندہ تحریک شہید گنج میں ہر قربانی کرنے کا یقین دلائیں ؛

### میں مسلم رائے کا احترام کرتا ہوں

اس پر مسٹر جناح نے فرمایا۔ کہ احرار لیڈروں کو ایسا کرنے پر مجبور کیا جائے گا وہ آمادگی کا اظہار کر چکے ہیں۔ اگر انہوں نے ایسا کرنے سے گریز کیا۔ تو میری عارضی گفت و شنید جو اس سے قبل صلح کیلئے ہو چکی ہے۔ کالعدم تصور کی جائے گی۔ بہر حال میں مسلم پبلک کی رائے کا احترام کرنا چاہتا ہوں۔ اور مسلم پبلک کی غالب اکثریت احرار کی روش کی مذمت کرتی ہے

اس کے بعد گیلانی صاحب نے عرض کیا۔ کہ موجودہ محفل میں اکثر احباب اتحاد پارٹی کے ہم خیال ہیں۔ خدا معلوم کس مصلحت کی بناء پر ان پر عالم سکوت طاری ہے۔ بہر حال میں اس راز کو آپ پر واضح نہ کروں۔ تو سوسائٹی کا مجرم ہوں گا کہ جو لوگ محض آپ کے احترام کی خاطر صحیح حالات سے آپ کو باخبر نہیں کرتے۔ وہ حقیقت میں آپ کے بہی خواہ نہیں ہیں۔ بحیثیت میزبان ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے محترم مہمان کے سامنے پنجاب کی سیاسی مشکلوں کو طشت از بام کر دیا جائے۔ تاکہ آپ کو اپنے پروگرام کی تکمیل کے لئے دشواریوں سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ اس پر مسٹر جناح نے فرمایا

# حضرت کرشن جی کی ہتک کون کرتا ہے

## آریوں اور سناتن دھرمیوں کے ایک مباحثہ کی مختصر روئداد



حال میں بٹالہ میں سناتن دھرمیوں یا بالفاظ آریہ صاحبان "پورانکوں" کا جو جلسہ ہوا۔ اس پر جماعت احمدیہ کو حضرت کرشن کے متعلق مناظرہ کا چیلنج دینے اور مقامی جماعت احمدیہ کے اسے قبول کر لینے کے بعد سناتنیوں نے راہ فرار اختیار کر لی لیکن آریہ صاحبان جو ان کے گھر کے بھیدی ہیں۔ ان سے بچ کر نہ جا سکے۔ اور پھر لطف یہ کہ نہ صرف کرشن جی کے متعلق بلکہ تمام دیوی دیوتاؤں کے متعلق انہوں نے بحث کرنے پر مجبور کر دیا۔ آخر وہی نتیجہ نکلا جو نکلنا چاہیے تھا۔ کہ سناتنیوں کی مقدس مذہبی کتب کی بناء پر آریہ مناظر نے ایسے ایسے وزنی اعتراض کئے۔ جنہیں سناتن دھرمی مناظر قطعاً نہ اٹھا سکا۔ اور اس طرح ثابت ہو گیا۔ کہ سناتنی ہندو اپنے رشیوں منیوں اور دیوی دیوتاؤں کے متعلق جو اعتقادات رکھتے ہیں۔ اور جن کی بناء ان کی مذہبی کتب ہیں۔ وہ نہایت ہی ہتک آمیز اور افسوسناک ہیں۔ سناتنی بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے گھر کی خبر لیں۔ اور جماعت احمدیہ جو حضرت کرشن اور دوسرے بزرگوں کی پوری پوری عزت کرتی ہے۔ اور انہیں خدا کا برگزیدہ انسان سمجھتی ہے اس پر حضرت کرشن کی ہتک کا بے جا الزام لگا کر سمجھدار لوگوں کے لئے موجب مضحکہ نہ بنیں

جماعت احمدیہ کو مباحثہ کا چیلنج دینے والے سناتن دھرمی بٹالہ کے مناظرہ کی حسب ذیل روئداد سے جو "آریہ مسافر" ۱۰ مئی نے شائع کی ہے۔ اندازہ لگا لیں۔ کہ ان کی پوزیشن کس قدر نازک ہے۔ اور وہ اپنے اعتقادات اور اپنی مذہبی کتب کے بیانات کی وجہ سے کس قدر الجھن میں پڑے ہوئے ہیں باوجود ان حالات کے اگر انہوں نے کبھی اس مسئلہ پر کسی احمدی مناظر سے مناظرہ کرنے کی جرأت کی۔ کہ حضرت کرشن علیہ السلام کی ہتک وہ کرتے ہیں۔ یا احمدی۔ تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ وہ کتنی بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں:۔

"سناتن دھرم سبھا نے اپنے سالانہ جلسہ کے سلسلہ میں جو اشتہار نکالا۔ اس میں سب مذہبوں کو شاستر ارتھ کرنے کا چیلنج دیا۔ آریہ سماج نے اس کو سویکار کرتے ہوئے شاستر ارتھ کے لئے سناتن دھرم سبھا سے پتر ودھار کیا۔ شاستر ارتھ طے ہونے پر ۱۰ مئی ۱۹۳۶ء کو ان کے پنڈال میں ۲ بجے دن کے چلے گئے آریہ سماج کی طرف سے پنڈت بدھ دیو جی میرپوری تھے۔ اور سناتن دھرم سبھا کی طرف سے پنڈت مادھو آچاریہ جی تھے۔ پنڈت بدھ دیو جی کے دھارا پرواہ سنسکرت کے شلوک اور وید منتروں کو سنکر مادھو آچاریہ کے ہوش اُڑ گئے۔ اور دروھی پکش کے لوگ بھی پنڈت جی کی ودیا کی تعریف کر رہے تھے۔ مادھو آچاریہ جی نے اپنے بھاشن میں کوئی بھی وید منتر و شلوک نہیں بولا۔ صرف ایک وید منتر بولا۔ اور وہ بھی اشدھ جس کو پنڈت بدھ دیو جی نے فوراً پکڑ لیا شاستر ارتھ کا پہلا وشے پورانک دیو چرتر تھا اور دوسرا سوامی دیانند کے گرنتھ اور سوامی جی کا چرتر تھا۔ پاٹھکوں کے گیان کے لئے پورا حال نیچے دیا جاتا ہے۔

پنڈت بدھ دیو جی نے دیو چرتر پر حسب ذیل سوال کیئے

(۱) شو پوران دھرم سنگھتا میں لکھا ہے۔ کہ دنیا میں کوئی بھی کام دیو (خواہشات نفسانی) سے نہیں بچ سکا۔ مچھ۔ کچھ۔ وراہ۔ نرسنگھ وامن۔ رام۔ پرشو رام **کرشن**۔ بدھ۔ کلنکی آدمی جتنا اوتار بھی کام کے وش میں ہو کر کو کرم کرتے ہیں۔ وشنو نے راکھشوں کو مار کر ان کی استریوں کو پاتال لیجا کر سناتن دھرم کیا۔ رام اوتار لیا۔ لیکن پھر بھی خواہش پوری نہ ہوئی کلجگ میں کرشن کا اوتار لیا۔ اور سولہ

لاکھ گوپیوں سے کریڑا کر کے دس لاکھ لڑکے پیدا کئے۔ ایک وکشش کو مار کر ان کی سولہ ہزار عورتیں چھین لاسکا اور نسے ہزار لڑکے پیدا کئے۔ رادھا نام کی استری کو پکڑ لائے۔ پھر بھی مہاراج دوسروں کی استریوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔

انسویا کے پاس تینوں دیوتا گئے۔ اور اس سے زبردستی تیار ہو گئے۔ اس نے شاپ دیا۔ کہ پاپیو۔ جاؤ۔ تم میرے لڑکے بنو گے۔ مہادیو کے لنگ کی پوجا۔ برہما کے سر کی۔ وشنو کے پیروں کی۔ تمہارا سنسار میں مخول ہوگا۔ تب دیوتاؤں نے پراشچت کیا۔ ان سوالوں کا کوئی بھی جواب مادھو آچاریہ جی نے نہیں دیا۔ بلکہ انسویا کے سوال پر یہ بھی مان گئے۔ کہ دیوتاؤں نے پاپ کیا۔ لیکن تھوڑا کیا۔ وہ پریکشا کرنا چاہتے تھے۔

پنڈت بدھ دیو جی نے للکار کر کہا کہ آپ کا پرماتما بھی پاپ کرتا ہے ویدوں میں تو پرماتما کو پاپ رہت لکھا ہے۔ اور جب وہ انتریامی تھا۔ تو پریکشا کی کیا ضرورت۔ شو جی والی بات پر مادھو آچاریہ جی نے کہا کہ شو جی کی ماں کا نام بتاؤ۔ پنڈت بدھ دیو جی نے بھاگوت کا حوالہ دے کر ثابت کر دیا۔ کہ شو جی کی ماں کا نام درگا تھا۔ اس بات کو سنکر مادھو آچاریہ کی بولتی بند ہو گئی۔ اور پھر اس کا ذکر بھی نہیں کیا۔ یعنی اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا اور پنڈت بدھ دیو جی کی ودوتا کو مان گئے۔ کرشن کبجا کی بات کے وشے میں مادھو آچاریہ نے صرف اتنا ہی کیا۔ کہ ان کی عمر چھوٹی تھی اور کبجا بڈھی تھی۔ وہ اس سے ایسا کام نہیں کر سکتے۔ اس پر پنڈت جی اتر دیا کہ جب کرشن چھوٹا ہوتا ہوا کنس کو مار سکتا ہے گوبردھن پہاڑ اٹھا سکتا ہے۔ راکھشوں کو مار سکتا ہے۔ بچپن میں گوپیوں سے دس لاکھ لڑکے پیدا کر سکتا ہے۔ تو ان کے لئے یہ بات اسمبھو کیسے۔ سوال تو پوران میں ان کے چرتر کا ہے۔ کرشن جی خود پران میں کبجا پوران میں سندری تبلاتے ہیں۔ اور سوالوں سے اور جوابات سے پبلک پر یہ ظاہر ہو گیا کہ پورانوں میں گند بھرا ہوا پڑا ہے۔ مگر مادھو آچاریہ جی مہاراج کوئی جواب نہ دے سکے:۔

# لاہور میں احراری والنٹیرز کے جلوس کی درگت

لاہور میں سیالکوٹ کے پورے تیس رضاکاروں کا ایک دستہ آیا ہوا تھا۔ جو کل ایک جلوس کی صورت میں داڑ درکس کی سڑک سے ہوتا ہوا ڈبی بازار پہنچا۔ احرار لیڈروں کو معلوم تھا۔ کہ لاہور میں آزادانہ جلوس نکالنے کی اجازت نہیں۔ لیکن مسجد شہید گنج کے متعلق احرار نے جو رویہ اختیار کیا تھا۔ وہ اس غلط فہمی کا موجب ہو چکا ہے کہ حکومت جزاء احسان کے طور پر احرار کو قانونی قیود سے بالاتر سمجھیگی۔ لیکن قدرت ان کی ہر امید کا خون کرنے پر تلی ہوئی ہے۔ لہذا انکی تازہ فہمی کا بھی بوجوہ تمام ازالہ ہو کر رہا۔

بہرحال احرار کا جلوس ڈبی بازار پہنچا تو سٹی مجسٹریٹ بھی پولیس کی مختصر جمیعت کے ساتھ انکے خیر مقدم کو آپہنچے جلوس کے ہمراہ بینڈ تھا۔ جس کی سریلی تانیں اہل جلوس کا جوش شجاعت بیدار کر رہی تھیں۔ اس لئے وہ پولیس کی ناگہانی آمد سے متاثر نہ ہوئے۔ ایک طرف سرخ پگڑی والے سپاہی تھے۔ دوسری طرف سرخپوش احراری تھے۔ ان دو سرخیوں کا ملاپ غیر متوقع طور پر بیوفائی کے ایک نئے افسانہ کی تمہید ثابت ہو کر رہا احراری رضاکار تو بزبان حال کہہ رہے تھے ؎

اے دیکھنے والے مجھے جلوت میں خبردار
اس کو بھی نہ دُنیا کہیں افسانہ بنا دے

بدقسمتی سے سٹی مجسٹریٹ صاحب وفا و محبت کے اصول سے ناواقف تھے۔ وہ اس دلکش سبق کے بغیر کچھ پڑھے ہی نہیں۔ کہ قانون کا منشاء سب کے لئے یکساں ہے۔ دوسری طرف احراری رضاکار تھے۔ جو عشق و وفا کے ماحول میں پل کر جوان ہوئے تھے۔ اس لئے انکی ہر بات میں خواجہ حافظ کا یہ نظریہ پوشیدہ تھا کہ

ماقصۂ سکندر و دارا نخواندہ ایم
از ما بجز حکایت مہر و وفا مپرس

بہرحال وفا ناآشنا سٹی مجسٹریٹ نے قواعد محبت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سالار جیش کو کہا۔ کہ تم نے کس کے حکم سے جلوس نکالا۔ بیچارے سالار صاحب پہلے تو اپنی بچگانہ ہٹ پر ڈٹے رہے لیکن سٹی مجسٹریٹ نے جب انکو قانونی کارروائی کی دھمکی دی۔ تو ان کی آنکھوں میں جیل کی بھیانک تصویر پھر کر رہ گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ منظم جلوس آنکھ کی جھپکی میں پریشانی کا منظرہ

570

لیکن کانگرس نے اس درخواست کو درخور اعتنا نہ سمجھا۔ نتیجۃً مسلمانوں نے من حیث القوم کانگرس کا مقاطعہ کر دیا۔ وہی مسلمان جو نان کوآپریشن کے ایام میں کانگرس کے زعماء کے پسینہ کی جگہ خون بہانے کے لئے تیار تھے آج کانگرس سے بدظن ہیں۔ اس لئے کہ کانگرس محض ہندوؤں کے حقوق کی نگہبان ہے کانگرس پر ہندو سرمایہ داروں کا تسلط ہے۔ جن کے بدارادے جو کبھی کبھی صحافتی دنیا میں بھی نمودار ہو جاتے ہیں۔ مسلمانوں کا ہندوستان میں رہنا گوارا نہیں کرتے۔

ملت اسلامیہ کے اس متفقہ فیصلہ کا ذرہ بھر بھی احترام نہ کرتے ہوئے آج صدر احرار امرتسر میں بیان کرتے ہیں "مجھے کانگرس کے نصب العین پر کلی اعتماد ہے۔ اور میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے۔ کہ مسلمانوں کو حتی الامکان کانگرس کے نزدیک تر لاؤں"۔

آج وہ مسلم اخبارات اور مسلم زعماء جو مسلم مفاد کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں۔ محو حیرت ہیں وہ عوام الناس میں احرار کے بڑھتے ہوئے رسوخ اور اثر کے سامنے دم بخود ہیں۔ اور کچھ کر نہیں سکتے۔ کاش وہ ملت کی اس وقت صحیح راہنمائی کرتے۔ جبکہ احرار جماعت احمدیہ کے خلاف انسانیت سوز حرکات کے مرتکب ہو رہے تھے۔ اور اس طرح احرار کی شوریدہ سری اور شرارت کو بڑھنے نہ دیتے۔

جب کسی قوم کا تنزل وادبار قریب ہو تو اس کے دانا کہلانے والے بھی نادانوں کی سی باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ یہی کچھ آج کل پنجاب میں ہو رہا ہے۔ مسٹر جناح جیسے ماہر سیاسیات بغزش پر لغزش کھا رہے ہیں سیاسی اقتدار کی تحصیل کے لئے وہ احرار ایسے غدار نمک حرام ملت فروش گمراہ کن بزدلوں سے مصالحت کر رہے ہیں۔ انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ احرار نے پہلے کب مسلم حقوق کی حفاظت کی جو اب اسمبلی میں جا کر کریں گے۔ انہوں نے پہلے کب مصیبت کے وقت قوم کی صحیح رہنمائی کی۔ کہ اب کریں گے۔ انہوں نے پہلے کب ملت فروشی نہ کی۔ جو اب نہ کریں گے۔ پھر احرار کے عزائم کوئی مخفی عزائم نہیں۔ وہ ہر پلیٹ فارم سے اپنی آواز بلند کر رہے ہیں۔ جو سراسر اسلامی مفاد کے خلاف ہے۔

مسٹر جناح احرار کے نہایت ہی نامعقول مطالبات کے سامنے بھی سر تسلیم خم کر رہے ہیں کہا جاتا ہے۔ آپ احرار کے اس مطالبہ کو بھی لیگ کونسل میں پیش کرنے کے لئے تیار ہیں کہ احمدیوں کو لیگ سے خارج کر دیا جائے۔

آہ مسلم قوم! اس وقت جب کہ مسٹر گاندھی محض اس لئے کہ اصلاحات کے نفاذ کے وقت اہل ہنود کی تعداد کم نہ ہو جائے۔ ڈاکٹر امبیدکر کو ترغیب دے رہے ہیں۔ کہ وہ ہندوؤں سے علیحدہ نہ ہوں۔ تیری قوم کے لیڈر کہلانے والے لوگ خود تیرے ہاتھ تجھ سے علیحدہ کر رہے ہیں۔

احرار اور مسٹر جناح کے مجوزہ سمجھوتے پر نکتہ چینی کرتے ہوئے روزنامہ "ایلیل" کا ایک مسلم نامہ نگار رقمطراز ہے۔

"احرار جو کہ مسٹر جناح سے چاہتے ہیں کہ وہ مذہبی ڈکٹیٹر کا جامہ خلافت اختیار کریں۔ اور احمدیوں کو اسلام سے اخراج کے فتوئی کی وجہ سے مسلم لیگ سے خارج کر دیں۔ مجھے شک ہے۔ کہ ان کی مدد اس وقت جب کہ وہ اتنے بدنام ہیں۔ کسی کے لئے بھی زیادہ مفید ہو سکے گی۔ مسٹر جناح کے لئے پیشتر اس کے کہ وہ ان سے اتحاد کریں۔ مناسب ہوتا۔ اگر وہ کچھ دیر تامل اور غور کریں۔ کہ سیاسیات میں مذہبی فساد کے کس بات پر نتیج ہونگے۔ کیونکہ یہ امر بدیہی طور پر معلوم ہے۔ کہ کوئی اسلامی فرقہ ایسا نہیں جس کے خلاف کبھی نہ کبھی کسی دوسرے فرقہ کی طرف سے فتوئی کفر نہ دیا گیا ہو"

محبوب عالم خالد

## احرار کی مسلمانوں میں کوئی وقعت نہیں

### اخبار سٹیٹسمین کا بیان!

امرت سر ۱۲ ارمئی۔ پرسوں شیخ حسام الدین احرار کانفرنس کا اجلاس شروع ہوا۔ تو حاضرین کی تعداد بیحد قلیل تھی۔ اب تک یہ کانفرنس کلیتہً ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اور ثابت ہو گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کی نگاہ میں احرار کی اس حکمت عملی اور لائحہ عمل کی ذرا بھر بھی وقعت نہیں ہے۔

# چندہ تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے والے مخلصین کی فہرست



اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مالی تحریک جدید سال دوم پر مخلصین اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے رضاء الٰہی حاصل کر رہے ہیں۔ بعض احباب ایسے بھی ہیں۔ جن کے وعدے کا وقت گذر گیا ہے۔ اور وہ کسی نہ کسی وجہ سے وقت پر وعدے کو پورا نہیں کر سکے۔ اور بعض کا وعدہ ابھی تک نہیں آیا۔ ایسے احباب سے یہ عرض کر دینا ضروری ہے۔ کہ وہ اگر اپنے وعدے کے وقت سے پہلے ادا کر دیں۔ تو جہاں ان کو قبل از وقت ادا کرنے سے زیادہ ثواب مل سکتا ہے وہاں ان کی موصولہ رقم ضرورت روپیہ کے پورا کرنے میں بھی ممد ہوگی۔

بعض احباب کا وعدہ دوران سال کا ہے۔ سال میں سے چھٹا مہینہ جا رہا ہے۔ پس ایسے احباب کو اپنے چندہ کے ادا کرنے کا فکر کرنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ سال کے آخر تک کا انتظار کرتے رہیں۔ اور پھر ادا نہ کر سکیں۔

ذیل میں ان مخلص احباب کی فہرست دی جا رہی ہے۔ جنہوں نے اپنا وعدہ سالم پورا کر دیا ہے۔ یہ فہرست سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ شائع کی جا رہی ہے۔

خاکسار:۔ برکت علی خان فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

| نام | رقم |
|---|---|
| حضرت مفتی محمد صادق صاحب قادیان | ۴۴۳ |
| مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی | ۳۰ |
| بابو محمد اسمٰعیل خانصاحب بریلوی پنشنر دارالفضل قادیان | ۶ |
| منشی غلام محمد صاحب مہاجر پنشنر محلہ " " | ۱۰ |
| ڈاکٹر لعل الدین صاحب پنشنر " " | ۱۵ |
| " عبدالحکیم صاحب نور ہسپتال " " | ۵ |
| ٹھیکیدار محمد عبداللہ صاحب دارالبرکات | ۱۵ |
| بشیر احمد صاحب پسر محمد عبداللہ صاحب | ۵ |
| ماسٹر غلام محمد صاحب فیض اللہ چک | ۵ |
| اہلیہ صاحبہ چوہدری علی اصغر صاحب پنڈی کوٹ | ۶ |
| چوہدری غلام حسین صاحب " | ۵ |
| راجہ علی محمد خان صاحب لاہور | ۳۰۰ |
| مرزا صفدر بیگ صاحب " | ۵ |
| شیخ عنایت اللہ صاحب مزنگ لاہور | ۲۵ |
| اہلیہ صاحبہ شیخ عبداللطیف صاحب " " | ۵ |
| " " عطا محمد صاحب " " | ۵ |
| " " عنایت اللہ صاحب " " | ۵ |
| چوہدری غلام احمد صاحب علی پور " | ۵ |
| چوہدری محمد الدین صاحب " " | ۵ |
| مولوی احمد الدین صاحب پٹی " | ۵ |
| محمد رمضان صاحب دولیوالہ " | ۶ |
| منشی سردار خان صاحب شاہ مسکین | ۵ |
| امۃ الحمید بیگم صاحبہ " | ۵ |
| حکیم بشیر محمد صاحب مرحوم از سید دلاور شاہ صاحب | ۵ |
| محمد شفیع صاحب پٹواری معہ اہلیہ صاحبہ | ۱۲ |
| چوہدری غلام حسین صاحب موہلنکے | ۴۴ |
| " سردار خان صاحب " | ۱۲ |
| " محمد خان صاحب " | ۱۲ |
| ماسٹر بشیر احمد صاحب جنڈانوالہ | ۵ |
| میاں ابراہیم صاحب " | ۶ |
| چوہدری اللہ دتہ صاحب چک ۹ انبہ | ۸-۵ |
| " محمد الدین صاحب " | ۶ |
| طالعہ بی بی اہلیہ چوہدری محمد الدین صاحب | ۶ |
| ملک عبداللہ صاحب آف کمالیہ چک ۹ | ۴ |
| منشی محمد الدین صاحب " | ۱۱ |
| قاضی محمد حنیف صاحب ضلع ارفتح آباد | ۵ |
| ملک برکت علی صاحب کنجاہ | ۱۰ |
| اہلیہ صاحبہ " " | ۵ |
| میاں محمد الدین صاحب تہال | ۸-۵ |
| " امام الدین صاحب " | ۸-۵ |
| " شاہ سوار خان صاحب " | ۱۰ |
| " اللہ لوک صاحب " | ۵ |
| " فضل الٰہی صاحب لالہ موسیٰ | ۶ |
| عائشہ بی بی اہلیہ ملک غلام رسول صاحب | ۶ |
| شیخ محمد اسمٰعیل صاحب | ۶ |
| ماسٹر محمد عبداللہ صاحب ہیڈ ٹیچر جوڑہ کرنانہ | ۱۱ |
| میاں حسن شاہ صاحب شیخ پور | ۴-۹ |
| حافظ غلام محمد صاحب دھیر کے کلاں | ۱۰ |
| ڈاکٹر اعظم علی صاحب آدان گجرات | ۶۱ |
| میر محمد عبداللہ صاحب سرائے عالمگیر | ۸-۷ |

شیخ محمد بخش صاحب کڑیا نوالہ ۔۔۔ ۱۵
سید بشیر احمد صاحب ککرالی ۔۔۔ ۱۵
شیخ صاحبدین صاحب گوجرانوالہ ۔۔۔ ۵
حاجی عطاء الٰہی صاحب " ۔۔۔ ۱۵
ماسٹر بشیر احمد صاحب حافظ آباد ۔۔۔ ۲۵
چودھری فضل داد خانصاحب دعوری چک سکندر ۔۔۔ ۱۰
سید محمد فاضل شاہ صاحب سیکرٹری گجبر معہ اہلیہ صاحبہ ۔۔۔ ۸ ۔۔۔ ۳۶
ملک خدا بخش صاحب کوٹ مومن ۔۔۔ ۱۵
شیخ دوست محمد صاحب " ۔۔۔ ۶
" عطاء اللہ صاحب " ۔۔۔ ۶
" قادر بخش صاحب " ۔۔۔ ۵
" عبد الرحمٰن صاحب " ۔۔۔ ۵
چودھری محمد علی صاحب چک ۳۳ جنوبی ۔۔۔ ۵
" جلال الدین صاحب " ۔۔۔ ۶
" ککو خانصاحب " ۔۔۔ ۱۱
ڈاکٹر رحیم بخش صاحب حویلی بہادر شاہ ۔۔۔ ۱۲
چودھری خورشید احمد صاحب منٹگمری ۔۔۔ ۲۰
ماسٹر فضل الٰہی صاحب ٹیلر ماسٹر عارف والہ ۔۔۔ ۶
اہلیہ صاحبہ " " ۔۔۔ ۶
ماسٹر محمد شفیع صاحب " ۔۔۔ ۵
اہلیہ صاحبہ " " ۔۔۔ ۵
ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب " ۔۔۔ ۵
والدہ صاحبہ مستری فیروز الدین صاحب ۔۔۔ ۵
شیخ محمد شفیع صاحب " ۔۔۔ ۱۰
مولوی محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخان ۔۔۔ ۱۱
والدہ صاحبہ سردار امیر محمد خاں چیف آنریری مجسٹریٹ کوٹ قیصرانی ۔۔۔ ۶
چودھری حاکم صاحب چک ۷/۱۱ ۔۔۔ ۶
ملک رسول بخش صاحب " ۔۔۔ ۱۰
مستری محمد اسمٰعیل صاحب اوکاڑہ ۔۔۔ ۶
مولوی امام علی صاحب سالم ۔۔۔ ۱۰
چودھری فتح خاں صاحب چک ۳۸ جنوبی ۔۔۔ ۳۰
" حاکم علی صاحب " ۔۔۔ ۱۰
سلطان علی صاحب گرداور چک ۵۵ ۔۔۔ ۵
چودھری غلام محمد صاحب چک ۲۷۶ گوکھووال ۔۔۔ ۱۵
ملک شبیر محمد صاحب مجوکہ ملتان ۔۔۔ ۲۵

شیخ محمد حسین صاحب مجوکہ ملتان ۔۔۔ ۲۰
ڈاکٹر امتیاز حسین صاحب پاکپٹن ۔۔۔ ۲۰
منشی عصمت اللہ صاحب پٹواری ۔۔۔ ۲۰
قریشی رشید احمد صاحب احمد پور ریلوے ۔۔۔ ۵
ماسٹر محمد ابراہیم صاحب جالندھر شہر ۔۔۔ ۶
میاں غلام محمد صاحب پھگلانہ ۔۔۔ ۵
" عزیز الدین صاحب مہت پور ضلع ہوشیارپور ۔۔۔ ۵
" محمد اسمٰعیل صاحب نابھہ ۔۔۔ ۱۱
" کرم الٰہی صاحب " ۔۔۔ ۶
حکیم شاہنواز صاحب کھرڑ انبالہ ۔۔۔ ۶۰
میاں محمد رمضان صاحب جنیال ۔۔۔ ۵
" عبد الحکیم صاحب " ۔۔۔ ۵
غلام محی الدین صاحب سرینگر ۔۔۔ ۶
مولوی عبد الرحمٰن صاحب " ۔۔۔ ۶
فاطمہ بیگم صاحبہ ہمشیرہ مولوی عبد الواحد نیج واڑہ ۔۔۔ ۵
صاحبہ بیگم صاحبہ اہلیہ خواجہ عبد الرحمٰن صاحب آسنور ۔۔۔ ۵
چودھری محمد الدین صاحب ڈیرہ اسمٰعیلخان ۔۔۔ ۵۰
میاں عزیز محمد صاحب کیمبل پور ۔۔۔ ۸ ۔۔۔ ۷
بابو شاہ محمد صاحب " ۔۔۔ ۷
مولوی محبوب عالم صاحب چک بیلی ۔۔۔ ۶
میاں دین محمد صاحب ناصر آباد سندھ ۔۔۔ ۱۶
اہلیہ صاحبہ " " ۔۔۔ ۶
میاں عبد الرحمٰن صاحب " ۔۔۔ ۵
مولوی قدرت اللہ صاحب " ۔۔۔ ۲۵
" شبیر محمد صاحب " ۔۔۔ ۵
چوہدری نذیر حسین صاحب پنجورہ ۔۔۔ ۱۲
" غلام رسول صاحب " ۔۔۔ ۱۲
بابو غلام محمد صاحب پنجورہ سندھ ۔۔۔ ۱۲
بابو عبد الحمید صاحب " ۔۔۔ ۵
حکیم محمد حکم صاحب " ۔۔۔ ۵
بابو ہدایت اللہ صاحب " ۔۔۔ ۶
اللہ دتا صاحب ۔ نور محمد صاحب ۔ منور احمد صاحب ۔ فتح الدین صاحب ۔ محمد بخش صاحب ۔۔۔ ۲۰
بابو غلام حسین صاحب سیکرٹری مال دہلی ۔۔۔ ۱۲۰
میاں عزیز بخش صاحب دہلی چھاؤنی ۔۔۔ ۶
چودھری ملک احمد خان صاحب جھیو ۔۔۔ ۳۵/۱/۱
اہلیہ صاحبہ میر غلام مصطفےٰ صاحب مظفرپور ۔۔۔ ۶

اہلیہ صاحبہ سید منظور احمد صاحب مظفرپور ۔۔۔ ۱۲
ایک صاحب از حیدرآباد دکن ۔۔۔ ۴۰
میاں محمد عمر صاحب حیدرآباد دکن ۔۔۔ ۱۵
عبد الجلیل صاحب فیضی " ۔۔۔ ۱۰
بابو عبد الرشید صاحب " ۔۔۔ ۶
اہلیہ صاحبہ نواب غلام احمد صاحب " ۔۔۔ ۱۰
جمعدار مظفر احمد صاحب احمد نگر دکن ۔۔۔ ۳۵
ماسٹر عبد اللہ خاں آف کوئٹہ حال کانپور ۔۔۔ ۱۵
سید مشتاق عالم صاحب مہگاؤں ۔۔۔ ۵
سید عبد القیوم صاحب " ۔۔۔ ۶
مولوی محمد حسین صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس الہ آباد ۔۔۔ ۴۵/-/-
بابو محمد ایوب خانصاحب باکوپا ۔۔۔ ۵۰
ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب پونہ ۔۔۔ ۶۰
مولوی عبد الحلیم صاحب بھاگلپور ۔۔۔ ۵
میاں محمد صاحب سررشتہ دار کھیوڑہ ۔۔۔ ۳۴
مولوی رحیم بخش صاحب " ۔۔۔ ۱۰
سیدہ حسین بانو اختر صاحبہ ڈھاکہ بنگال ۔۔۔ ۲۵
بابو محمد افضل صاحب ٹھیکہ دار رنگون ۔۔۔ ۱۱۰
ڈاکٹر احمد الدین صاحب دار السلام افریقہ ۔۔۔ ۹۹
سید عبد الرزاق شاہ صاحب نیروبی ۵/- شلنگ
بابو اقبال محمد صاحب پورٹ بلیر ۔۔۔ ۴۰
ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب زابل ایران ۔۔۔ ۱۶۰
سیدہ فضیلت صاحبہ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر ۔۔۔ ۲۲/-/-
سکینہ ام محمود احمد صاحب ۔۔۔ ۵۰

سیدہ نذیر صاحبہ سیالکوٹ شہر ۔۔۔ ۲۰
سیدہ رفعت صاحبہ " ۔۔۔ ۱
زینب اہلیہ صاحبہ عبد اللہ مرحوم ۔۔۔ ۱۲
اہلیہ صاحبہ گلاب خانصاحب " ۔۔۔ ۱۲
مسماۃ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ چودھری محمد رمضان صاحب سیالکوٹ شہر ۔۔۔ ۱۰
سیدہ حیات بیگم صاحبہ " ۔۔۔ ۵
بھاگن اہلیہ صاحبہ علی بخش صاحب ۔۔۔ ۵
سردار اہلیہ صاحبہ عبد الرشید صاحب " ۔۔۔ ۵
ڈاکٹر محمد الدین صاحب معہ اہلیہ صاحبہ " ۔۔۔ ۱۰۶
بابو محمد شفیع صاحب " ۔۔۔ ۶
بابو محمد اقبال صاحب " ۔۔۔ ۵
چودھری سردار خانصاحب " ۔۔۔ ۵
چودھری فضل احمد خانصاحب " ۔۔۔ ۱۰
بابو گلاب خانصاحب " ۔۔۔ ۲۵
اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر شبیر محمد صاحب عاقل سیالکوٹ چھاؤنی ۔۔۔ ۳۰
بابو محمد نور خانصاحب ۔۔۔ ۱۰
منشی نظام الدین صاحب چانگریاں ۔۔۔ ۶
میاں اللہ رکھا صاحب " ۔۔۔ ۶
میاں ثناء اللہ صاحب " ۔۔۔ ۶
اہلیہ صاحبہ میاں محمد صدیق صاحب گکھڑ ۔۔۔ ۵/-/-
منشی حبیب احمد صاحب " ۔۔۔ ۶/-/-
میاں ولی داد خانصاحب مراڑہ سیالکوٹ ۔۔۔ ۲۰

## مجاہد کے نامہ نگار خصوصی کے سوالات کے جواب

مجاہد کے نامہ نگار خصوصی نے پھر ایک دفعہ ۱۰ مئی کے پرچے میں اپنی بدگوئی اور گندہ دہنی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اور مجھ پر چند بیہودہ و فرسودہ اعتراضات کئے ہیں۔ سیاست دانی کے ماہر تو ہم اس وقت تھے۔ جب ہم احرار کے پریذیڈنٹ تھے۔ اور احرار کی کٹھ پتلی بنکر انکے تمام جائز و ناجائز اشاروں پر چلتے تھے اور حاجی عبد الرحمٰن یا مولوی عنایت اللہ سے داد لیتے تھے۔ جب ہم نے احرار کی اصل حقیقت کو پالیا۔ اور انکی بد باطنی کو طشت از بام کر دیا۔ ہمیں سیاست بھول گئی۔ باقی جو سوالات پوچھے گئے ہیں۔ انکے جواب یہ ہیں۔ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب نمبردار کی بیوی کی لڑکیوں کا رشتہ اسی "مرد میدان" اعلم الدین صاحب نے جو ہمارے خاندان کے سرپرست ہیں۔ کی ہدایات کے ماتحت ہوا تھا۔ انہیں سے دیگر معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ نوٹس کے متعلق آپ چودھری عبد الرحمٰن صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں۔ تیسرے۔ جنازے کی سیاست وہی ہے۔ جو قادیان میں جمعہ کو خلاف شریعت قرار دینے کے متعلق تھی۔ یا "احراریوں کے اڈہ" میں نامحرم عورتوں کو بعض خاص کاموں کے لئے رکھنے کی تھی۔ چوتھے کشمیری صاحب کے متعلق "خصوصی" صاحب کو واضح ہو

# وصیتیں

**نمبر ۵۵۹ء** :- منکہ فضل الٰہی ولد چودھری چراغدین قوم راجپوت پیشہ زراعت تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن موضع بنی پور ڈاکخانہ گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸-۳-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری جائیداد غیر منقولہ موضع بنی پور میں زمین زرعی اور ایک مکان سکونتی اور ایک بیٹھک ہے۔ اور کل گاؤں میں ارائیں پتی کے ۱/۴ حصہ کی مالکیت ہے۔ اور یہ سب ہم چار بھائیوں میں فی الحال مشترک ہے۔ اس میں جو زمین یا حصہ مکان و مالکیت وغیرہ میرے حصہ میں آوے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت بصورت ملازمت ۱۱۰/- روپے ماہوار ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حقدار ہوگی۔

العبد:- چودھری فضل الٰہی سب پوسٹماسٹر شجاع آباد ضلع ملتان۔ گواہ شد:- فیض احمد انسپکٹر بیت المال حال وارد شجاع آباد۔ گواہ شد:- چوہدری عبدالواحد کارکن تحریک جدید۔ قادیان۔

**نمبر ۵۵۵ء** :- منکہ غلام نبی ولد میاں اللہ دتا قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن پنڈی لالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔

۱- میری ماہوار پنشن ۶۷/۳/- ہے (۲) میری زمین جس کا میں مالک ہوں ۸ ۱/۲ بیگھے ہے۔

(۳) ایک مکان پختہ جو ہم تینوں بھائیوں کا مشترکہ ہے۔ اور اس کے بھی ۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ دونوں بھائی میرے احمدی ہیں۔ اور میں اپنی مذکورہ بالا جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ حسب حکم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام وصیت کرتا ہوں۔ پنشن کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ یکم مئی ۱۹۳۶ء سے انشاء اللہ باقاعدہ ادا کرتا رہونگا۔ اور زمین اور مکان کا ۱/۱۰ حصہ بعد وفات میرے وارثوں سے وقت حاضرہ کی قیمت کے مطابق انجمن مذکور کو ۱/۱۰ حصہ جائداد حاصل کرنے کا حق ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں زمین اور مکان کی قیمت ادا کردوں۔ تو بعد وفات مذکورہ جائیداد سے دسواں حصہ حاصل کرنے کا حق انجمن کو نہ ہوگا مگر ماسوائے مذکورہ بالا جائیداد کے اگر کوئی اور جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان متصور ہوگی۔ علاوہ مذکورہ جائیداد کے ایک کنال زمین سکنی قادیان میں جو برائے رہائشی مکان خریدی ہوئی ہے۔ اس سفید زمین کی صورت یا بشکل مکان رہائشی جب بنایا جائے گا۔ تب انجمن دسویں حصہ کی مالک ہوگی یہ وصیت آج ۱۰-۴-۳۶ روبرو سید محمد لطیف صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان بقائمی ہوش و حواس بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے بعد میرے وارثوں میں سے ۱/۱۰ حصہ ادا کرنے میں کسی کو روک ڈالنے کا کوئی حق نہ ہوگا۔ العبد:- مرزا غلام نبی گورنمنٹ پنشنر پنڈی لالہ۔ گواہ شد:- بقلم خود علی محمد احمدی ولد چودھری سلطان محمد مرالہ ضلع گجرات۔ گواہ شد:- مرزا غلام حیدر، دیل (؟) گواہ شد:- سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال حال پنڈی لالہ

**نمبر ۵۲۷ء** :- منکہ ڈاکٹر فضل کریم ولد چوہدری یوسف خاں قوم گوجر کسانہ پیشہ ملازمت عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۶ء ساکن قادیان مہاجر ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ جنوری ۱۹۳۵ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۱۵۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میری وفات کے بعد اگر کوئی میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ وصیت کا اطلاق ہوگا۔ فقط العبد:- فضل کریم ڈاکٹر بقلم خود۔ گواہ شد:- حکیم عطاء محمد ولد حافظ غلام محمد قوم مغل مالک شفاخانہ رفیق حیات دسم نور متصل مسجد اقصٰی

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں



**سالونیکا** ۱۱ مئی۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سالونیکا میں مزدوروں نے بلوہ کر دیا جس کے دوران میں دس آدمی ہلاک اور تیس زخمی ہوئے۔ پولیس نے فوج کی امداد سے امن قائم کیا ہے۔ ہڑتال کی وجہ سے جو شریف زادے رونما ہوئے ہیں۔ انہیں فرو کرنے کی خاطر چار تباہ کن جہاز اور بہت سے فوجی افسر یہاں پہنچ گئے ہیں۔ پولیس کے حملوں کی وجہ سے بیس آدمی ہلاک اور ڈیڑھ سو زخمی ہو گئے۔

**بیت المقدس** ۱۱ مئی۔ نجاشی نے نمائندگان اخبارات سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ جنگ کے اختتام کی وجہ یہ ہوئی۔ کہ اطالویوں نے زہریلی گیس کا استعمال شروع کر دیا۔ چونکہ حبشی سپاہیوں کے پاس زہریلی گیس کی مدافعت کا سامان نہ تھا۔ لہذا انہیں پسپا ہونا پڑا۔ اگر اطالوی زہریلی گیس استعمال نہ کرتے تو فتح ہمارے ہاتھ رہتی۔

**جنیوا** ۱۱ مئی۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ حبشہ اور معاہدہ لوکارنو کے مسائل جون کے نصف تک ملتوی کر دئے جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اطالیہ کے مطالبہ کو تسلیم نہیں کیا گیا۔ اور تعزیرات جاری رہیں گی۔

**لاہور** ۱۱ مئی۔ ایڈیشنل سشن جج لاہور نے ایک ہندو نوجوان روشن لال کو زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند ایک مسلمان نوجوان ظفر الہی کو قتل کرنے کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا یہ قتل ان خونریز حملوں میں سے ایک تھا۔ جو شہید گنج ایجی ٹیشن کے بعد لاہور میں وقتاً فوقتاً ہوتے رہے ہیں۔

**اخبار "زمیندار"** ۱۲ مئی میں شورش کاشمیری نے اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ امرتسر میں ان پر احرار یوں نے اچانک حملہ کر دیا۔ اور نہ صرف انہیں زدوکوب کیا۔ بلکہ ان سے دو کتابیں اور ایک بٹوا بھی چھین لیا۔

**لاہور** ۱۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے پنجاب کانگرس کی دعوت کو جو انہیں پنجاب کا دورہ کرنے کے لئے دی گئی تھی منظور کر لیا ہے۔ آپ ۲۹ مئی سے ۳ جون تک پنجاب میں دورہ کر صوبہ کا دورہ کریں گے۔

**لاہور** ۱۱ مئی۔ اس سال پنجاب یونیورسٹی کے امتحان میٹرک میں ۲۰۴۱۸ امیدوار شامل ہوئے۔ جن میں سے ۳۷۵۲ پاس ہوئے۔ سناتن دھرم ہائی سکول لاہور کا ایک طالب علم جس نے ۸۵۰ میں سے ۷۰۱ نمبر حاصل کئے تمام صوبہ میں اول رہا ہے۔

**لنڈن** ۱۱ مئی۔ عربوں کے ایک عظیم الشان اجلاس میں ایک قرارداد پاس کی گئی۔ جس کی رو سے یہودیوں سے مقاطعہ کر دیا گیا۔ نیز عدم تعاون اور عدم ادائیگی ٹیکس کی مہم جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور گورنمنٹ کو الٹی میٹم دیا گیا ہے۔ کہ عربوں کے مطالبات بہت جلد پورے کئے جائیں۔

**نئی دہلی** ۱۱ مئی۔ آج نئی دہلی سٹیشن کے نزدیک لکڑ منڈی میں آگ لگ گئی۔ لکڑی کی ایک درجن دکانیں تباہ ہو گئیں۔ پچاس ہزار روپیہ سے زائد نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے آگ بجھانے والے انجن ابھی تک مصروف عمل ہیں۔

**لائل پور** ۱۱ مئی۔ سردار شنگل سنگھ ایم ایل اے نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ جب تک فرقہ وارانہ فیصلہ کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ سکھ اس کی انتہائی مخالفت کرتے رہیں گے۔

**پشاور** ۱۱ مئی۔ مہمند قبیلہ کی تمام شاخوں نے بادشاہ گل کو بادشاہ تسلیم کر لیا ہے۔ تاکہ صوبہ سرحد کی انگریزی حکومت کے کارکن آئندہ ان اقوام کو بے والی وارث نہ سمجھیں اور جن معاملات کا فیصلہ کرنا ہو۔ وہ بادشاہ گل کی وساطت سے طے کیا کریں۔

**رنگون** ۱۱ مئی۔ بعض لوگوں کا ارادہ ہے کہ رنگون یونیورسٹی کے آئندہ امتحانات میں امیدواروں کو امتحان میں شامل ہونے سے روکا جائے۔ اس کے متعلق حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ امیدواروں کو امتحان میں شامل ہونے سے روکنا خلاف قانون ہے۔

**ٹوکیو** ۱۱ مئی۔ گزشتہ ماہ اگست میں فوجی ہیڈ کوارٹر جنگ میں ایک لفٹیننٹ کرنل نے ایک میجر جنرل کو قتل کر دیا تھا۔ قاتل کو اب سزائے موت کا حکم سنایا گیا ہے۔

**ادیس آبابا** ۱۱ مئی۔ ادیس آبابا میں اطالوی حبشیوں کو فوج میں بھرتی کر رہے ہیں متعدد حبشی اپنے آپ کو بھرتی ہونے کے لئے پیش کر رہے ہیں۔

**روما** ۱۱ مئی۔ اٹلی کے بادشاہ وکٹر ایمانویل نے شہنشاہ حبشہ کا لقب اختیار کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ چند ماہ تک جبکہ امن پوری طرح قائم ہو جائے گا۔ حبشہ آئیں گے مسولینی کے حبشہ جانے کی کوئی توقع نہیں۔ کیونکہ اس سفر کیلئے انہیں مصر سے گزرنا ضروری ہوگا۔ اور مسولینی کا اصول ہے۔ کہ وہ غیر ملکوں کا سفر نہیں کرتا۔

**قاہرہ** ۱۱ مئی۔ نحاس پاشا نے وفد پارٹی کے ارکان پر مشتمل نئی کابینہ قائم کر لی ہے۔ وہ خود وزیر اعظم اور وزیر داخلہ بنے ہیں۔ مکرم عبید کو وزیر مالیات واصف غالی پاشا کو وزیر خارجہ۔ عبدالغنی کو وزیر تجارت مصطفیٰ نحاس پاشا کو وزیر جنگ اور بحر اور محمود فہمی نقراشی کو وزیر ذرائع رسل و رسائل بنایا گیا ہے۔

**میڈرڈ** ۱۱ مئی۔ سائینور مینوئل ازانا سابق وزیر اعظم کو جمہوریہ سپانیہ کا پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا ہے۔ پارلیمنٹ کی ۹۱۱ ووٹوں میں سے ۷۵۴ ووٹیں حاصل ہوئیں۔

**علیگڑھ** ۱۱ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ صوبجات متحدہ کے چیدہ مسلم راہنماؤں کا ایک اجلاس نواب صاحب اوف چھتاری کے دولت کدہ پر منعقد ہوا۔ جس میں مسٹر جناح کے موجودہ اقدام پر آزادانہ بحث کی گئی۔ اگرچہ بحث کو صیغہ راز میں رکھا گیا ہے۔ تاہم معلوم ہوا ہے کہ متفقہ طور پر فیصلے کئے گئے ہیں۔ اور ان سے مسٹر جناح کو مطلع کر دیا جائے گا۔

**لنڈن** ۱۱ مئی۔ پارلیمنٹ جاپان میں ایک رکن نے سوال کیا۔ کہ عوام کو خطرہ ہے کہ روس سے جنگ چھڑ جائے گی۔ اس کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔ کہ واقعی یہ خطرہ موجود ہے۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ ان مصائب پر قابو پا لیا جائے گا۔

**امرتسر** ۱۱ مئی۔ گیہوں حاضر ۲ روپے ۶ آنے نخود حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے ۷ آنے چاندی دیسی ۵۱ روپے ۱۲ آنے ہے۔

**سرینگر** ۱۱ مئی۔ مسلم کانفرنس کے زیر اہتمام ۸ مئی کو یوم ذمہ دار اسمبلی منایا گیا شیخ محمد عبداللہ کی سرکردگی میں ایک جلوس نکالا گیا۔ شام کو مسٹر عبداللہ کی صدارت میں ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا۔

**برسلز** ۱۱ مئی۔ شہنشاہ حبشہ کے جنرل سٹاف کے ایک سابق رکن نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ شہنشاہ حبشہ کی تباہی کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان کے درباریوں نے غداری سے کام لیا۔ اور وہ ایک درباری سازش کا شکار ہوئے۔

**لنڈن** ۱۱ مئی۔ جبوتی سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ حبشہ میں اطالوی ہمدردانہ راہداری کے بغیر کوئی شخص حبشہ میں داخل نہیں ہو سکتا۔

**گلستان** ۱۱ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بلوچستان کے سیاسی لیڈر خان عبدالصمد خان چمن میں کل رہا کر دئے گئے ہیں۔ اور اپنے وطن واپس آ گئے ہیں۔

**لنڈن** (بذریعہ ڈاک) قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حکومت ہندوستان میں فیڈریشن کے قیام کے لئے سرگرم عمل ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ ۱۹۳۸ء تک اس کا قیام عمل میں آ جائے گا۔ اور یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ اس کے افتتاح کے لئے ملک معظم ہندوستان تشریف لائیں گے۔

**لنڈن** (بذریعہ ڈاک) "ٹائمز" لنڈن کے نام ایک مکتوب کے دوران میں سر آغا خان نے لکھا تھا۔ کہ آسٹریلیا۔ جنوبی امریکہ کینیڈا افریقہ اور ایشیائی و یورپین روس میں ایسے وسیع علاقے موجود ہیں جہاں جرمن جاپان اطالیہ اور ہندوستان ایسے گنجان آباد ممالک کی زائد آبادی بخوبی سما سکتی ہے۔ اس مکتوب پر تبصرہ کرتے ہوئے جنوبی آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے "ٹائمز" اوف ایڈیلیڈ میں لکھا ہے۔ کہ مجھے امید نہیں کہ گنجان آباد ممالک کی خاطر باشندگان آسٹریلیا اپنی پالیسی کو ترک کر دیں گے۔

**بمبئی** ۱۱ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اخبار "ہلال"